عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۵ تا ۱۳ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۴۰

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغی مقاصد میں ثابت قدمی

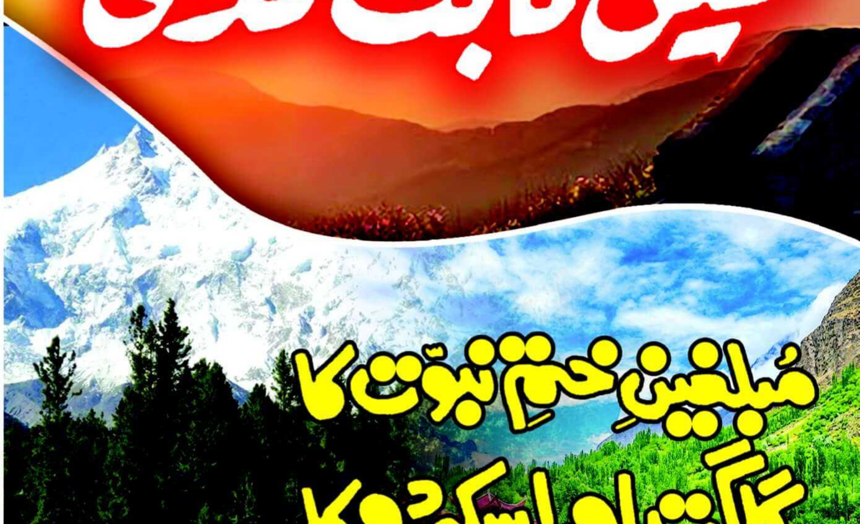

اللہ تعالیٰ کی مشیت

س:...... اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا، تو پھر انسان جو گناہ کرتا ہے یا نیکی کرتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی مشیت سے ہی کرتا ہے تو اس کے گناہ پر عذاب اور نیکی پر ثواب کیوں ملتا ہے؟ جبکہ یہ دونوں کام تو انسان نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہی کئے ہیں؟

ج:...... بے شک دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہو رہا ہے، اسی طرح انسان جو اچھا یا بُرا کام کرتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی کرتا ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان گناہ یا ثواب کے کام کرنے پر مجبور ہے اور نہ ہی یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے گناہ اور کفر سے راضی ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور چیز ہے اور رضا اور چیز ہے۔ گناہ اور بُرائی کے کاموں سے اللہ راضی اور خوش نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان کاموں کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے اختیار سے نوازا ہے، اب یہ انسان کی مرضی اور اختیار پر ہے کہ وہ اچھے کام کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لے اور اللہ کے نیک بندوں میں شامل ہو جائے جس کے بدلہ میں اسے اللہ کی رضا اور اس کی جنت نصیب ہوگی یا وہ کفر اور گناہ کے کام کر لے اور اللہ کو ناراض کر کے اس کی جہنم کا مستحق بنے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت

س:...... ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہیں یا ناراض ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ قدم قدم پر تو ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں؟

ج:...... اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہوں اسے نیکی اور خیر کے کاموں کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور گناہوں سے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے اسے نفرت اور وحشت ہو جاتی ہے یا کم سے کم اسے گناہوں سے بچنے اور پرہیز کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ خیر کے کاموں سے اللہ راضی ہوتا ہے اور بُرائی سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

گناہِ کبیرہ

س:...... گناہ کبیرہ سے کیا مراد ہے اور کون کون سے گناہ، گناہِ کبیرہ میں آتے ہیں؟

ج:...... گناہ کبیرہ سے مراد ایسے گناہ ہیں کہ جن پر قرآن کریم اور حدیث میں سخت وعید آئی ہو یا اس کی کوئی سزا بیان کی گئی ہو۔ مثلاً جھوٹ بولنا، جھوٹی قسم کھانا، دھوکا دینا، وعدہ خلافی کرنا، ملاوٹ کرنا، چوری کرنا، تہمت لگانا، غیبت کرنا، زنا کرنا، سود کا لین دین کرنا، نماز روزہ چھوڑ دینا، والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا وغیرہ وغیرہ۔

نابالغ بچوں کے اعمال کا اجر وثواب

س:...... انسان کے نامۂ اعمال میں کس عمر سے گناہ اور ثواب کے کام لکھے جاتے ہیں؟

ج:...... لڑکا یا لڑکی جیسے ہی بلوغت کی عمر کو پہنچے، ان کے نامۂ اعمال میں فرشتے اس کے گناہ اور ثواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ نابالغی کی حالت میں کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا، جبکہ ثواب والدین کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۹ ۔۔۔ ۵ تا ۱۳/ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/ اکتوبر ۲۰۲۰ء ۔۔۔ شمارہ: ۴۰

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میر!

اسلامی قانونِ وراثت	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
اسلامی وحدت و مساوات.....	۶	مولانا شفیق احمد قاسمی
آپ ﷺ کی تبلیغی مقاصد میں ثابت قدمی	۱۱	مولانا محمد زکریا نعمانی
مبلغین ختم نبوت کا گلگت واسکردو کا تبلیغی سفر	۱۵	مولانا قاضی احسان احمد
حافظ محمد جمیل کی رحلت	۲۰	مولانا محمد ساجد، بھکر
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ایبٹ آباد	۲۱	رپورٹ: ساجد اعوان
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۳	ادارہ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰/ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019**
AALMIMAJLIS TAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018**
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ طابع: سیّد شاہد حسین ۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اسلامی قانونِ وراثت

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

دینِ اسلام کا یہ اعزاز ہے کہ اس نے ایک انسان کی پیدائش سے موت تک کے تمام احکامات اور تمام معاملات میں راہنمائی وراہبری فرمائی ہے۔خصوصاً مسئلۂ وراثت کو تو قرآن کریم نے بڑی وضاحت وصراحت سے بیان فرمایا ہے۔لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کی عدالتوں میں مسئلہ وراثت کو سلجھانے کے لئے کوئی قانونی ودستوری مجموعہ نہیں ہے، یا تو ملک میں موجود دارالافتاؤں سے حاصل کردہ فتاویٰ پر انحصار کیا جاتا ہے یا پھر محمدن لا نامی کتاب کا سہارا لیا جاتا ہے، جس کو پارسی مذہب کے ایک پیروکار نے تصنیف کیا ہے۔اگرچہ عدالتوں میں اس کتاب کو معتبر مانا جاتا ہے، لیکن اس کے بعض مندرجات شرعی حوالے سے محلِ نظر ہیں، اسی لئے اس کے خلاف ایک آئینی درخواست وفاقی شرعی عدالت میں دائر کی گئی، وفاقی شرعی عدالت نے اسلامی نظریاتی کونسل سے رائے طلب کی۔کونسل نے ۲۰۹ویں اجلاس ۱۷/جنوری ۲۰۱۸ء میں غوروخوض کے بعد فیصلہ کیا کہ:

’’مناسب یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے وراثت کے شرعی احکام کو قانون کی زبان میں مرتب کیا جائے اور ماہرین قانون کی راہنمائی کے لئے کونسل کی سفارش کی شکل میں منظور کیا جائے۔معزز رکن جناب مولانا امداداللہ وراثت کے شرعی احکام کو قانون کی زبان میں ڈرافٹ کریں اور آنے والے اجلاس میں کونسل کے غوروخوض کے لئے پیش فرمائیں۔‘‘ (اسلامی قانونِ وراثت، ص:۳)

بہرحال حضرت مولانا امداداللہ صاحب نے احکامِ میراث پر مشتمل مسودہ مرتب کرکے کونسل میں پیش کیا۔پاکستان میں موجود تمام مسالک کے نامور دارالافتاؤں سے اس کی تحقیق وتصویب کرائی گئی اور اس کے بعد کونسل نے قانونی زبان میں حتمی مسودہ مرتب کرکے متفقہ طور پر اس کی منظوری دی۔اس کتاب کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ فقہ حنفی جو ۱۳/ابواب کی ۴۶ دفعات پر مشتمل ہے۔دوسرا حصہ فقہ جعفریہ جو ۶ ابواب کی ۲۰ دفعات پر مشتمل ہے۔گویا کل ۶۶ دفعات پر مشتمل یہ مجموعہ مرتب کیا گیا۔اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین محترم جناب قبلہ ایاز صاحب ’’اسلامی قانونِ وراثت ۲۰۱۹ء‘‘ کی تیاری کے بارہ میں لکھتے ہیں:

’’اس کی حتمی تیاری میں تقریباً دوسال کا عرصہ صرف ہوا اور کونسل نے اپنے ۲۱۷ویں اجلاس ۷-۸/جنوری ۲۰۲۰ء میں اس کی منظوری دیتے ہوئے وزارتِ قانون کو ارسال کرنے اور اُسے اردو وانگریزی زبان میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔فی الحال یہ اردو ایڈیشن

ہے۔عن قریب اس کا انگریزی ایڈیشن بھی منظر عام پر آئے گا۔اس مجموعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی تیاری میں مفتیانِ کرام اور ماہرینِ قانون نے حصہ لیا ہے......‘‘ (ص:۱۰)

آخر میں چیئرمین صاحب نے جناب مولانا مفتی امداد اللہ صاحب رکن کونسل، جناب افتخار حسین نقوی صاحب رکن کونسل، ڈاکٹر انوار اللہ صاحب سابق سینئر ریسرچ ایڈوائزر وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد وسابق اسلامک لیگل سپیشلسٹ، وزارتِ مذہبی امور، برونائی دارالسلام، ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ) ڈاکٹر انعام اللہ صاحب، سینئر ریسرچ آفیسر مفتی غلام ماجد صاحب اور ریسرچ اسسٹنٹ مفتی شرف الدین صاحب کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔

بہرحال ہم اپنی حکومت سے بھی مطالبہ کریں گے کہ جب ہمارا ملک اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا، قرآن وسنت اس کا سپریم لاء ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل جیسا مؤقر ادارہ اسی مقصدِ وحید کے لئے بنایا گیا ہے، اس ادارہ نے بڑی محنت وجانفشانی سے سپرد کیے ہوئے کام کو مکمل کیا اور اسلامی نظام پر مشتمل اتنی سفارشات کونسل سے بحث وتمحیص کے بعد منظور ہوچکی ہیں کہ آج بھی اگر حکومت مکمل اسلامی نظام نافذ کرنے کا اعلان کرے تو اسے قانون سازی کے لئے کسی مشکل کا سامنا نہ ہوگا اور مزید یہ کہ اگر حکومت ’اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانونی شکل میں ڈھال دیتی ہے تو پاکستان عالمِ اسلام میں وہ پہلا ملک کہلائے گا جو مکمل اسلامی نظامِ قانون کی شکل میں عالمِ اسلام کے سامنے پیش کرسکے گا۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

بن کے رحمت ہمارے نبی ﷺ آئے ہیں

لئیق اعظمی، اعظم گڑھ

آپ ﷺ سے پہلے جو بھی نبی آئے ہیں — آپ ﷺ جیسی وہ عظمت کہاں پائے ہیں
چاند تارے زمیں پر اتر آئے ہیں — آپ ﷺ دنیا میں تشریف جب لائے ہیں
فرش سے عرش تک نور ہی نور ہے — ہر طرف نیکیوں کے حسیں سائے ہیں
ہر بُرائی مٹی پھول دل کے کھلے — آپ ﷺ نے دشت میں رنگ برسائے ہیں
جو سفینے تھے طوفاں میں اٹکے ہوئے — آپ ﷺ نے وہ کنارے پہ پہنچائے ہیں
آپ ﷺ جیسی کسی کو نہ عظمت ملی — خاتم الانبیاء آپ ﷺ کہلائے ہیں
سارے غم مٹ گئے دل کو خوشیاں ملیں — بن کے رحمت ہمارے نبی ﷺ آئے ہیں
شرک حیران ہے کفر ویران ہے — آپ ﷺ نے معجزے ایسے دکھلائے ہیں

نعت احمد ﷺ سنائیں گے کہتے ہیں سب
جب لئیق اعظمی بزم میں آئے ہیں

اسلامی وحدت ومساوات

سیرت طیبہ کا ایک درخشاں پہلو

مولانا شفیق احمد قاسمی، ابوظہبی

سرور کائنات، فخر موجودات، رحمت عالم، ہادیِ اعظم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور حیاتِ مبارکہ کا ایک انقلاب آفریں کارنامہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان وتوحید اور آسمانی دستور وقانون کی بنیاد پر قائم ایک ایسا صالح اور جامع معاشرہ تشکیل فرمایا جس کا ہر فرد بتانِ رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو چکا تھا اور دشمنانِ اسلام کے سامنے اسلامی وحدت و مساوات کی ایک ایسی چٹان کھڑی ہوگئی تھی، جس کے مضبوط پتھروں سے ٹکرا کر معاندینِ اسلام پاش پاش ہوتے گئے اور بہت قلیل مدت میں وہ سبھی طاغوتی اور فرعونی طاقتیں جو قصر اسلام کو منہدم کرنے کی سرتوڑ کوششیں کر رہی تھیں، نیست ونابود ہوکر صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں اور تاریخ کے اوراق پر صرف ان عبرت ناک انجام کی داستان باقی رہ گئی کہ دنیا میں کبھی روم وفارس کی دوزبردست سلطنتیں پائی جاتی تھیں جن کی قوت وطاقت کے ڈنکے بجتے تھے اور شوکت وسطوت کے پھریرے اڑتے تھے اور اقوامِ عالم ان کے زیرنگیں تھیں۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انقلابی پہلو نے دانشورانِ یورپ و امریکہ اور مفکرانِ ہندوچین کو ششدر کر رکھا ہے کہ آخر کیوں کر ایک عرب نژاد اُمّی نے عربوں کے متحارب ومتصادم قبائل کو جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے رہا کرتے تھے اور قبائلی نخوت اور خاندانی تفاخر کو اپنا آبائی ورثہ گمان کرتے تھے ایک پرچم تلے ایک عقیدہ ونظریہ پر متحد کرکے قوت واستقامت کا پیکر بنادیا اور ان کی صدیوں پرانی تقلیدی روایات ’’قَدۡ وَجَدنَا عَلَیهِ آبَائَنَا‘‘ کو اسلامی نظریہ توحید میں بدل دیا؛ یہاں تک کہ جو عرب اپنی ذاتی خواہشات، قبائلی روایات اور خاندانی امتیازات کے تابع ہوکر برسوں لڑتے مرتے اور کٹتے رہتے تھے، وہ اللہ کے لیے جینے اور مرنے لگے اور تمام امتیاز وتفاوت کو ترک کرکے انسانی مساوات اور اسلامی وحدت کا اعلیٰ ترین نمونہ بن گئے اور ایک ایسی آندھی بن کر آگے بڑھے کہ اس کے سامنے قیصر وکسریٰ بھی ’’هَبَاءً مَنثُوراً‘‘ (بکھرے ذرات) ہوکر اڑ گئے اور افریقہ واندلس، چین وسندھ کے دوردراز علاقوں تک اسلامی پرچم لہرانے لگا اور فضائے کائنات میں اللہ اکبر، اللہ اکبر کی ہمہ دم صدائیں گونجنے لگیں۔

وحدت ومساوات کا پہلا منظر:

آج ہم کو رسولِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے اسی پہلو پر غور کرنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو شرعی قوانین واحکام کا پابند بنانے سے پہلے ان کے درمیان سب سے پہلے وحدت ومساوات پیدا کرنے پر کیوں اتنا زور دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا سے جو اعلانِ کامیابی وکامرانی نشر فرمایا تھا، اس میں تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا: ’’یَاأیُّها النَاسُ قُولوا لاَ اِلٰهَ الاّ اللّٰهُ تُفلِحون‘‘ اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہو کامیاب رہو گے۔ آپ کا روئے سخن سردارِ قریش کی طرف تھا اور غلامانِ عرب کی جانب بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعلان میں امیہ بن خلف کو بھی مخاطب کیا تھا اور بلالِ حبشی کو بھی پیغام دیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب فرمایا تھا اور عورتوں کو بھی شامل کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوانوں کو بھی دعوت دی تھی اور بچوں کو بھی پکارا تھا، یہ پہلا اعلانِ حق جو سرعام کیا گیا تھا رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی مشن کی ہمہ گیری اور آپ کی رحمۃ للعالمینی کا اظہار تھا، اسی کے ساتھ اس دعوت کو اول اول جن لوگوں نے قبول کیا اور انسانی مساوات کا پہلا نمونہ دنیا کے سامنے آیا ان افراد میں ابوبکر صدیقؓ آزاد وسردار تھے، تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آزاد ومالدار تھیں، حضرت زیدؓ بن حارثہ غلام تھے، تو حضرت علیؓ بن ابی طالب بچے تھے، اس کے بعد ایک جماعت آئی جن میں یاسر وسمیہ اور عمار اور خباب بن الارت، بلال حبشی رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے نادار وکمزور اور غلام افراد تھے، تو طلحہ بن عبید اللہ، عثمان

بن عفان، ابوعبیدہ بن الجراح، عبدالرحمٰن بن عوف، حمزہ بن عبدالمطلب، زید بن ارقم رضی اللہ عنہم جیسے آزاد اصحابِ ثروت اور خوش حال تجار تھے، پھر بہت تیزی سے مکہ کے کمزوروں، غلاموں، سنجیدہ و باوقار آزاد لوگوں میں اسلام اپنی جگہ بنانے لگا جو بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوتا، تمام مشرکانہ جاہلی رسومات و عادات کو توڑ کر ملتِ واحدہ کے سمندر کا حصہ بن جاتا تھا۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا جری و بے باک نوجوان بھی حلقہ بگوشانِ اسلام ہوگیا۔ حضرت عمرؓ کا قبولِ اسلام، ایک نئی طاقت ثابت ہوا، ابوجہل کے تمرد وسرکشی اور عناد کا صحیح جواب عمرؓ ہی تھے، آپ نے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ مسلمانوں کو خوف وہراس کے ماحول سے نکالا، عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم حق پر اور مشرکین باطل پر ہیں تو پھر حق دب کر چھپ کر رہے اور باطل آزاد پھرے، کیسے ہوسکتا ہے؟ ہم کھلم کھلا حرمِ پاک میں نمازیں ادا کریں گے اور اس وقت مشرکینِ مکہ نے اسلامی وحدت اور انسانی مساوات کا دلآویز نظارہ دیکھا کہ ابوبکر صدیق وعمر فاروق، حمزہ وطلحہ کے قدم بقدم شانہ بشانہ عمار ویاسر اور بلال، صہیب وزید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اجمعین حرم شریف میں داخل ہوتے ہیں، ایک ساتھ ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں، ایک ساتھ رکوع وسجدہ کرتے ہیں یہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم گیر انقلاب و مساوات کا نقشِ اولیں تھا، ابھی اس انقلاب کو وسیع سے وسیع تر ہوکر پوری دنیا میں عام ہونا تھا، مکہ کی سنگلاخ زمین کے سنگ دل باشندوں میں تحریک وحدت ومساوات کی یہ کامیابی ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بین الاقوامی مشن دعوت وہدایت کی ابتدا تھی۔

انسانی مساوات کی بنیاد:

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گروہوں، فرقوں، قبیلوں، خاندانوں میں منقسم عربوں کو ایک ایسی دعوت دی تھی جس میں رنگ ونسل اور نسب وحسب پر تفاخر، اور قبیلہ وخاندان کے امتیاز وتفوق کی کوئی گنجائش نہیں تھی، سب کو انسانی مساوات کا درس دیا جارہا تھا کہ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہوئی تھی کسی عربی کو کسی عجمی پر یا کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی برتری نہیں ہے؛ مگر تقویٰ وپرہیز گاری کے ذریعہ، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: ''اَلنَّاسُ بَنُوا آدمَ وَآدمُ خُلِقَ مِن تُرَابٍ لافَضلَ لِعَرَبِيٍ عَلیٰ عَجَمِيٍّ الاّ بِالتَّقویٰ۔'' (ترمذی) ایک دوسری حدیث میں مزید وسعت کے ساتھ فرمایا:

''تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی برتری وفضیلت حاصل نہیں اگر فضیلت ہے تو تقویٰ وپرہیزگاری سے۔'' (مشکوٰۃ، زادالمعاد)

خالقِ کائنات نے اس دنیا کو ایک جان سے آباد کرکے اس کی نسل درنسل اولاد کو ہر جگہ آباد کیا ان میں تعارف وتعاون اور قرابت کے لیے خاندان اور قبیلوں میں تقسیم کیا، مختلف خطوں کے افراد واشخاص کے رنگ وروپ میں فرق رکھا؛ اس لیے کہ ان سب کی حقیقت نسل وتولید کے اعتبار سے اس باپ سے ہے جو مٹی سے بنائے گئے اور اللہ تعالیٰ نے مٹی کو الگ الگ رنگ وخاصیت کا بنایا ہے، کہیں کی مٹی سیاہ ہے تو کسی علاقہ کی مٹی سرخ ہے، کسی مقام کی مٹی زرد ہے، تو کسی جگہ کی مٹی سفیدی مائل ہے، کوئی مٹی سخت ہے تو کوئی بھربھری، ان سب کے مجموعہ اور خمیر سے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اس نکتہ و حکمت کو رسولِ حکمت وموعظت، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جملہ ''وَآدمُ خُلِقَ مِن تُرَابٍ'' سے بیان فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

''یَا أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِیْراً وَنِسَاء وَاتَّقُوا اللّهَ الَّذِیْ تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْباً۔'' (النساء:۱)

ترجمہ: ''اے لوگو! تم اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی (حوا) کو پیدا کیا اور ان دونوں (کے اختلاط) سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا اور ڈرو اس اللہ سے جس کے واسطہ سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داریوں (کو قطع کرنے) سے ڈرو، بیشک اللہ تم سب پر نگراں ہیں۔''

ترجمہ: ''اے لوگو! ہم نے تم کو ایک نر اور مادہ (آدم وحوا علیہما السلام) سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قوموں اور خاندانوں میں بنایا؛ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو، یقیناً اللہ کے نزدیک تم سب میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے

زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔“ (الحجرات)

عہدِ فساد میں اعلانِ مساوات:

رسولِ عربی نبی امی صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے فرمایا:”الربُّ واحد والاب واحد“ (کہ پروردگار بھی ایک ہے اور باپ بھی سب کے ایک ہیں) کی بنیاد پر انسانی وحدت ومساوات کا اصول وقاعدہ اس تاریک ترین اور پُر آشوب دور میں عطا کیا تھا، جس کو رب العالمین نے عہدِ فساد سے تعبیر فرمایا ہے، اس فسادِ عام کے سبب امنِ عالم مفقود اور انسان امن وانصاف سے محروم تھا، ایک رب کو چھوڑ کر ہزاروں معبود کی پرستش ہونے اور ایک باپ کی حقیقت کو فراموش کر کے مختلف طبقوں میں بٹنے کی وجہ سے اونچ نیچ کا طبقاتی نظام رائج ہو گیا تھا؛ لہٰذا ہر طرف انتشار، بدامنی، انارکی، درندگی پھیلی تھی۔”اسلام کا نظامِ امن“ کے مصنف حضرت مفتی محمد ظفیر الدین صاحبؒ سابق مفتی دارالعلوم دیوبند اس تاریک دور پر اس انداز سے روشنی ڈالتے ہیں:

”بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا ظلمت وضلالت کے سمندر میں غرق تھی، چھٹی صدی عیسوی تاریخ کا تاریک ترین دور ہے جس میں انسانیت دم توڑ چکی تھی۔انسانوں کی بستی تھی، مگر انسانی مجد وشرف سے تہی دامن ہو چکی تھی۔ انسان اپنی ہی خود ساختہ غلط بنیادوں پر بے شمار ٹولیوں میں بٹا ہوا تھا، جس طرح سب نے الگ الگ اپنا خدا گھڑ رکھا تھا، اسی طرح ہر ایک نے اپنے اپنے قبیلہ کی حکومت بھی علیحدہ بنا رکھی تھی۔ عرب میں لڑائی عموماً قبیلہ کے نام پر ہوا کرتی تھی پھر اس کا سلسلہ برسہا برس چلتا تھا مختصر یہ کہ پورا ملک خونریزی، غارت گری، سفاکی اور نہ ختم ہونے والی جنگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔

پھر بیرونِ عرب یہ حقائق تھے کہ آریوں نے طاقت پا کر غیر آریوں کو پامال کیا، برہمنوں اور چھتریوں نے شودروں کو غلام بنایا، رومیوں نے افریقیوں پر غلبہ پا کر ان کو معاف نہیں کیا، یونانیوں نے ایرانیوں کو کمزور پا کر خونریزی کی، گاتھ اور گال نے بھی یہی کیا۔ فرعونِ مصر نے خدائی کا دعویٰ کر کے کونسا ظلم ہے جو نہیں ڈھایا اور آج بھی یورپ نسلی منافرت کے دام میں گھرا ہوا ہے، کالے گورے کے عفریت وہاں زندہ ہیں۔

یہ تاریخی شہادتیں ہیں کہ انسان ان خرافات میں مبتلاء ہو کر امن وامان کھو چکا تھا اور انسانی جان کی قدر وقیمت بھول چکا تھا، اسلام نے ضروری سمجھا کہ ان کے نظریہ میں مکمل انقلاب برپا کیا جائے اور انسانی رشتے مضبوط کیے جائیں، تاکہ انسانی خون کی قدر وقیمت لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہو۔انسانی عزت وکرامت اجاگر ہو اور انسانی ملکیت کا احترام دلوں میں قائم ہو جائے۔“ (اسلام کا نظامِ امن، ص:۲۷)

رومیوں کے بارے میں مفکرِ اسلام مولانا علی میاں ندویؒ ”انسائیکلو پیڈیا آف برناٹیکا“ کے مصنف کا اقتباس نقل کرتے ہیں:

”روم کی مشرقی ریاست میں اجتماعی بدنظمی انتہا کو پہنچ گئی تھی، باوجود اس کے عام رعایا بے شمار مصائب کا شکار تھی، ٹیکس اور محصول دو گنے چوگنے بڑھ گئے تھے، جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ملک کے باشندے حکومت سے نالاں تھے اور اپنے ملک کے حکمرانوں پر بدیسی حکومتوں کو ترجیح دیتے تھے۔ اجارہ داریاں اور ضبطیاں مصیبت بالائے مصیبت تھیں، ان اسباب کی بنا پر بڑے پیمانہ پر فسادات اور بغاوتیں رونما ہوئیں؛ چنانچہ ۵۳۲ھ کے فساد میں تیس ہزار افراد دارالسلطنت میں ہلاک ہوئے۔“ (مسلمانوں کا عروج وزوال کا اثر، ص:۴۴)

اور ایران کے حالات کے بارے میں ایران بہ عہد ساسان کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

”اونچ نیچ کا فرق، طبقوں کا تفاوت اور پیشوں کی تقسیم، ایرانی سوسائٹی اور نظامِ زندگی کا اٹل قانون تھا، جس میں رد وبدل ممکن نہیں تھا۔“ (مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص:۵)

اور ہندوستان کے طبقاتی نظام کے بارے میں مَنوسمرتی کے حوالے سے مورخِ اسلام اکبر شاہ نجیب آبادی ”نظامِ سلطنت“ میں رقم طراز ہیں:

”دنیا میں برہمن سب سے افضل ہے برہمن دھرم کی مورت، نجات کا مستحق، دھرم کا محافظ ہے دنیا میں جو کچھ ہے برہمنوں کے لیے ہے برہمن کا کام وید پڑھنا، دان لینا، چھتری کا کام رعایا کی حفاظت کرنا، دان دینا، ویش کا کام ہے چوپایوں کی حفاظت کرنا، تجارت وکھیتی کرنا اور شودر کا کام ہے مذکورہ بالا تینوں کی خدمت کرنا۔ برہمن کا حق ہے کہ وہ غلام شودر سے دولت چھین لے اگر کوئی شودر کسی کا نام لے کر بلند آواز سے کہے تو فلاں برہمن سے نیچ ہے، اس کے منہ میں گرم آہنی سیخ ڈال دی جائے۔“

اس جیسے غیر انسانی وغیر فطری ظالمانہ دستور وقانون کا ملغوبہ ہے منوسمرتی جس کے مصنف منو مہاراج ہیں، طبقاتی نظام کے باعث فتنہ وفساد، ظلم وستم کا ایک تاریک ترین بھیانک دور تھا۔

اصولِ وحدت ومساوات:

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے عہد فساد

اور دور فتن میں انسانی مساوات اور وحدت کا جو پیغام نشر کیا تھا، اس کا اصول و دستور انسانی فکر وخیال کو نہیں بنایا؛ بلکہ خالقِ کائنات کے عطا کردہ دستور وضابطہ قرآن مجید کو بنایا؛ اس لیے کہ وہی ایک ایسا اصول وضابطہ ہے جو انسانی فطرت کی مکمل رعایت کرتا ہے، اگر انسانوں کے وضع کردہ قوانین کو اصول مان لیا جائے تو اختلاف فکر کا پایا جانا لازم ہے؛ کیوں کہ ہر آدمی کی اپنی سوچ اور فکر ہوتی ہے، نظریات وخیالات میں فرق ہوتا ہے اور اسی سبب سے اختلاف پیدا ہوتا ہے، دنیا میں جو بھی فساد عقیدہ اور فساد اخلاق تھا، انسان کے کسی خودساختہ اصولوں کے باعث تھا۔ ''اسلام کا نظامِ امن'' کے مصنف مفتی محمد ظفیر الدین صاحب مفتاحیؒ کتاب کے آغاز میں تحریر کرتے ہیں:

''یہ سب جانتے ہیں کہ اسلام کا مکمل آئینِ زندگی دنیا میں اس وقت آیا تھا، جب دنیا بربادی کے انتہائی نقطہ پر پہنچ چکی تھی، انسان اپنی انسانیت کھو چکا تھا اور پوری دنیا سے امن وامان کا نام حرفِ غلط کی طرح مٹ چکا تھا۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نازک موقع پر انسانوں کی جس طرح رہنمائی کی اور انسانیت کے تنِ مردہ میں جس خوبی سے جان ڈالی وہ تاریخ کا ایک تابناک باب ہے اور یہ کیوں نہ ہوتا؛ جبکہ خود رب العالمین کی نگرانی میں یہ سب کچھ ہو رہا تھا، خالق سے بڑھ کو مخلوقات اور کائنات انسانی کا جاننے والا اور اس کی نفسیات سے واقف دوسرا کون ہوسکتا ہے؟ جس کی نگاہ میں پوری کائنات کا ایک ایک ذرہ ہوتا ہے۔ اگر تاریخ کو سامنے رکھ کر تجزیہ کریں گے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ امن وامان کو جو چیز تباہ کرتی ہے، وہ انسان کی تنگ نظری ہے کوئی مذہب کے نام پر تلوار اٹھاتا ہے، کوئی رنگ ونسل کے نام پر معرکہ آرائی کے لیے میدانِ کارزار گرم کرتا ہے، کوئی وطن اور ملکی حدود کے تعصب میں مبتلا ہو کر انسانی خون سے ہولی کھیلتا ہے۔'' (اسلام کا نظام امن، ص:۲۶)

اس لئے سب کو رنگ ونسل وطن وعلاقہ، خاندان وقبیلہ، عرب وعجم، روم وفارس، ہندوچین کے نسلی، خاندانی، علاقائی محدود دائرہ سے نکال کر اخوت و وحدت کی لڑی میں پرونا اور ایک فکر و عقیدہ پر ایک صف میں شانہ بشانہ کھڑا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی شکل میں فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ آسمانی دستور نازل فرمایا اور اس کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا، قرآنی دستور چونکہ خالقِ کائنات کا وضع کردہ ہے؛ اس لیے اس میں کسی قسم کے تغیر وتبدل کا امکان نہیں، وہ زمانہ کے گذرنے سے نہ فرسودہ ہوگا، نہ اس کی تازگی اور اثر آفرینی میں مرورِ زمانہ سے فرق آئے گا، اللہ رب العزت نے اسی ابدی دستور کو اساس بنا کر مسلمانوں سے ملّی واسلامی اتحاد قائم کرنے اور تفرقہ بازی سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، نیز عربوں کی قدیم عداوت ونفرت اور آپسی اختلافات کا تذکرہ فرما کر اپنے انعام واحسان کو یاد دلایا ہے کہ ہم نے تم کو کس طرح ایک اصول وضابطہ کے تحت بھائی بھائی بنا دیا۔

''وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا وَاذكُرُوا نِعمَةَ اللّٰهِ عَلَيكُم اذ كُنتُم عَدَاءً فَاَلَّفَ بَينَ قُلُوبِكُم فَاَصبَحتُم بِنِعمَتِهٖ اخوَاناً وَكُنتُم عَلىٰ شَفَا حُفرَةٍ مِنَ النَّارِ فَ نقَذَكُم مِنهَا۔'' (آل عمران)

ترجمہ: ''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں مت پڑو اور یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو جب کہ تم باہم دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا، لہٰذا تم بھائی بھائی بن گئے اور تم ہلاکت کے دہانے پر تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔''

اولین اسلامی معاشرہ کے اوصاف:

رسولِ اکرم محسن اعظم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی وحدت وانسانی مساوات پر مبنی جو اسلامی معاشرہ تشکیل فرما کر دنیائے انسانیت کو اسلام کے دینِ فطرت ہونے کا اعلیٰ ترین نمونہ دکھایا تھا اس معاشرہ پر مفکرِ اسلام سید ابوالحسن علی ندویؒ اپنے خاص اسلوب میں روشنی ڈالتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سطح سے کام شروع کیا جہاں حیوانیت کی انتہا اور انسانیت کی ابتداء ہوتی تھی اور اس اعلیٰ سطح تک پہنچا دیا جو انسانیت کی انتہائی منزل ہے اور جس کے بعد نبوت کے سوا کوئی اور درجہ نہیں اور جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ختم کر دیا گیا۔

امتِ محمدیہ کا ہر فرد اپنی ذات سے ایک مستقل معجزہ، نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھا، دنیا کے اگر تمام ادیب جمع ہو کر انسانیت کا کوئی بلند ترین نمونہ پیش کرنے کی کوشش کریں تو ان کا تخیل اس بلندی تک نہیں پہنچ سکتا، جہاں واقعاتی زندگی میں وہ لوگ موجود تھے جو آغوشِ نبوت کے پروردہ اور تربیت یافتہ تھے اور جو درس گاہِ محمدی سے فارغ ہو کر نکلے تھے ان کا قوی ایمان، ان کا عمیق علم، ان کا خیر پسند دل، ان کی ہر تکلف اور ریا ونفاق سے پاک زندگی، انانیت سے ان کی دوری، ان کا خوفِ خدا، ان کی عفت وپاکیزگی اور انسان نوازی، ان کے احساسات

کی نزاکت ولطافت، ان کی مردانگی وشجاعت، ان کا ذوقِ عبادت اورشوقِ شہادت، ان کی دن کی شہسواری اور راتوں کی عبادت گذاری، متاعِ دنیااور آرائش زندگی سے بے نیازی، ان کی عدل گستری، رعایا پروری اور راتوں کی خبرگیری، اگلی امتوں اور تاریخ میں ان کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

انہیں اینٹوں سے اسلامی معاشرہ کی عمارت بنی تھی اوراسلامی حکومت انھیں بنیادوں پرقائم ہوئی تھی یہ معاشرت وحکومت اپنی فطرت میں ان افراد کے اخلاق و نفسیات کی بڑی صورتیں اور تصویریں تھیں اور ان افراد ہی کی طرح ان سے بنا ہوا معاشرہ بھی صالح، امانت دار دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے والا، اس معاشرے کے اقدار میں تاجر کی صداقت وامانت، ایک محتاج کی سادگی ومشقت، ایک عامل کی محنت وخیرخواہی، ایک غنی ومال دار کی سخاوت وہمدردی، ایک قاضی کا انصاف اور معاملہ فہمی، ایک والیِ ملک کا اخلاص و امانت داری، ایک رئیس کی تواضع ورحم دلی، ایک وفادار خادم کی قوتِ کار اور ایک امانت دار محافظ کی نگرانی ونگہبانی جمع تھی۔‘‘

(مع تلخیص از منصبِ نبوت ص۱۷۹-۱۸۱)

اللہ رب العزت نے اس اولیں معاشرے کے افراداصحاب رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تعارف میں ارشادفرمایاہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِینَ مَعَه اشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَینَهُم تَرَاهُم رُکَّعاً سُجَّدًا یبتَغُونَ فَضلاً مِنَ اللّٰهِ وَرِضوَاناً سِیمَا هُم فِی وُجُوهِهِم مِن اثَرِ السُّجُودِ۔‘‘(الفتح:۲۹)

ترجمہ:’’محمد اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر بہت بھاری اور آپس میں بہت نرم دل ہیں تم ان کو دیکھوگے رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے وہ اللہ کا فضل اوراس کی رضا تلاش کررہے ہیں، ان کی علامتیں ان کے چہروں سے نمایاں ہیں سجدوں کے اثر سے۔‘‘

ایک دوسرے مقام پرفرمایا:

’’رِجَالٌ لاَ تُلهِیهِم تِجَارَةٌ وَلاَ بَیعٌ عَن ذِکرِ اللّٰهِ۔‘‘

(ایسے لوگ ہیں جن کواللہ کے ذکر سے نہ تجارت روکتی ہے نہ خریدوفروخت)۔

خودان نفوسِ قدسیہ کی پرورش اور تربیت کرنے والے،معلمِ انسانیت، پیکرِرحمت ورافت محمدعربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے بارے میں فرمایا:

’’مِثلُ المُومِنِ کَالبُنیَانِ یَشُدُّ بَعضُهُم بَعضاً ثُمَّ شَبَکَ یَدَیدهِ۔‘‘

(بخاری ومسلم)

مسلمانوں کی مثال عمارت کی طرح ہے، جس کا ہرفرد ایک دوسرے کومضبوط کیے ہوئے جوڑے ہوئے ہے، پھرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کوایک دوسرے میں پیوست کرکے دکھایا۔ (جاری ہے)

تقسیم امداد کی پُروقار تقریب، تھرپارکروبدین

تھرپارکر(مولانا محمد حنیف سیال)۵؍ستمبر۲۰۲۰ءبروز ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام کھاکھٹیار ریجن میں خاتم النبیین مسجد اسلام کوٹ ضلع تھرپارکر میں راشن تقسیم کی ایک پُروقار تقریب منعقد کی گئی۔جس میں تمام مستحقین حضرات کوایک دن قبل ٹوکن دیئے گئے۔ہفتہ والے دن ظہرسے قبل ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس میں تمام شرکاء سے (مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حنیف سیال) نے سندھی زبان میں عقیدۂ ختم نبوت، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اورکذب مرزا پرتفصیل سے گفتگو کی۔ اس کے بعدحضرت مولانامفتی خالدمحمود مدظلہ نے اردوزبان میں عقیدۂ ختم نبوت اوراس کی اہمیت پر بیان فرمایا۔آخرمیں ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمداعجاز مصطفیٰ مدظلہ امیرعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے سرائیکی زبان میں توحید، رسالت اورفکرآخرت پرمفصل خطاب کیااوردعاکرائی۔شرکاء کے لئے ٹھنڈے پانی کابھی نظم کیاگیا، بعدنمازظہر۲۸۰ خاندانوں میں راشن تقسیم کیاگیااورایک گائے ذبح کرکے۲۸۰ گھرانوں کے لئے گوشت کے پیکٹ بنائے گئے۔تمام شرکاءکوراشن کے ساتھ گوشت بھی دیاگیا،اس موقع پرعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کالٹریچربھی دیاگیا،اس طریقے سے یہ پُروقارتقریب اپنے اختتام کوپہنچی۔اسی طرح۱۸؍ستمبر بروزجمعہ کوعالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ٹھری نظامانی، ضلع بدین میں مستحقین میں تقسیم راشن کی ایک پُروقار تقریب منعقد کی گئی۔اس تقریب کی میزبانی میر عبدالعزیز نظامانی صاحب نے سرانجام دی۔شرکاء کے لئے کھانے کابھی نظم کیاگیا۔راشن تقسیم کرنے سے پہلے راقم الحروف نے سندھی زبان میں عقیدۂ ختم نبوت اورفتنۂ قادیانیت کی سنگینی پرگفتگو کی۔ بعدازاں حضرت مولانامحمداعجاز مصطفیٰ مدظلہ کی سرپرستی میں۵۰۰ خاندانوں میں راشن اورمچھردانیاں تقسیم کی گئیں اورآخرمیں دعاسے یہ تقریب اپنے اختتام کوپہنچی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

تبلیغی مقاصد میں ثابت قدمی!

مولانا محمد زکریا نعمانی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیاتِ طیبہ مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے، زندگی کے ہر ہر پہلو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و اقوال سے ہمیں ہدایت ملتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد میں گزری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین بنا کر بھیجا گیا ہے جس کی وجہ سے اب رہتی دنیا تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، لہٰذا امت کی ہدایت کا فریضہ اب تمام انبیاء کرام سے بڑھ کر ہوگیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جذبے سے جانفشانی اور محنت کے ساتھ تبلیغ کا کام سرانجام دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کئی رکاوٹیں اور مشکلات آئیں لیکن سب کو امت کی خاطر سہہ گئے، اور تبلیغ کے دوران پیش آنے والی آزمائش سے سرخرو ہوتے رہے، اگرچہ بسااوقات کچھ امتحانات ایسے بھی آئے کہ جہاں اچھے اچھوں کے قدم ڈگمگا جائیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محبوب امت کی خاطر ان امتحانات سے بھی گزرتے رہے اور اپنے مقصد سے ذرا بھی پیچھے نہیں ہٹے۔

مکے کی تیرہ سالہ مشکل زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹے، حالانکہ اس پورے عرصے میں کافروں کی طرف سے آپ کو بارہا ستایا گیا، ڈرایا گیا، دھمکایا گیا، نبوت کے ساتویں سال کفار قریش نے بنوہاشم سے معاشرتی بائیکاٹ کیا، وہ وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کڑا امتحان کا وقت تھا، جہاں دین اسلام کی حقانیت کی آواز دبانے کے لئے تمام کفار قریش نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بنوہاشم سے ہر طرح کے تعلقات ختم کر لئے جائیں تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھوک اور تنہائی سے تنگ آ کر اسلام کی تبلیغ کرنا ترک کردیں، یہ بائیکاٹ تین سال تک جاری رہا، ان تین سالوں میں مسلمانوں نے شعب ابی طالب جو کہ ایک تنگ گھاٹی ہے، میں پناہ لی، مسلمانوں تک بہت مشکل سے کھانے پینے کا سامان آتا تھا، بسااوقات کئی کئی وقت کھانا نہیں آتا تھا جس کی وجہ سے مجبوری میں درختوں کے پتے اور جڑی بوٹیاں کھا کر گزارہ کرنا پڑتا تھا، لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقصد سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے، بلکہ ہر آنے والا امتحان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم و ہمت کو مزید پختہ کرتا رہا۔

طائف کے علاقے میں جب آپ تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں کے اوباش نوجوانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے خون سے بھر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچی، حضرت جبرائیل امین نے اس وقت پیغام پہنچایا کہ اگر آپ چاہیں تو ان لوگوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دیں گے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا: ''اگر یہ بدنصیب لوگ ایمان نہیں لائے ہیں تو کیا ہوا، مجھے اللہ کی ذات سے پوری امید ہے کہ شاید ان کی نسل سے کوئی ایسا پیدا ہو جو اللہ پر ایمان لے آئے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بھی دشمن کو بددعا کے بجائے دعا دی اور اللہ کی ذات

تحفظ ختم نبوت کورس، بدین

بدین.....۷، ۸؍ستمبر ۲۰۲۰ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدینہ مسجد بدین میں ایک تربیت معلمین کورس منعقد ہوا۔ کورس کی سرپرستی حضرت مولانا عبدالغفار جمالی نے کی اور نگرانی قاری محمد سیف اللہ نے کی۔ جبکہ دو دن اسباق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے پڑھائے۔ کورس میں عقیدۂ ختم نبوت، حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدۂ ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر لیکچرز دیئے۔ کورس کے اختتام پر تمام شرکاء کورس کو جماعت کا لٹریچر بھی دیا گیا۔

سے امید لگائے رکھی، اللہ سے ناامید نہیں ہوئے اور اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹے اور نہ حالات سے بددل ہوئے، بلکہ اپنے مشن پر لگے رہے اور لوگوں کو راہ راست پر لانے کی تبلیغ کرتے رہے اور ہر مصیبت کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے اور ہمیں یہ سبق دیا کہ حالات چاہے کتنے مشکل کیوں نہ ہوں لیکن آپ اگر حق پر ہوں تو کامیابی ضرور آپ کے قدم چومے گی اور راستے کے تمام مصائب خود ہٹتے چلے جائیں گے۔

غزوۂ احد کے موقع پر جب دشمنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور آپ کو شہید کرنا چاہا تو بہت سارے صحابہ کرامؓ متزلزل ہوگئے اور سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ بہت سارے جاں نثار اور وفادار صحابہ کرامؓ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بن گئے اور جانوں کی پرواہ کئے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے، اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی زخم آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے، لیکن اس وقت بھی آپ مشکلات سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہوئے بلکہ حکمِ خداوندی کو پورا کرنے کے لئے ہر آزمائش کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔

کفار کی جانب سے مختلف سختیوں اور مظالم کے باوجود جب مکہ فتح ہوا، اور مسلمان لاؤ لشکر کے ساتھ مکہ پہنچے تو دشمن بالکل سامنے تھے اور بے یار و مددگار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو سب سے بدلہ لے سکتے تھے لیکن قربان جاؤں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیم ذات پر کہ انہوں نے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا، اور رہتی دنیا تک انسانیت کو یہ سبق دیا کہ بدلہ اپنے ذات کے لئے نہیں بلکہ حکمِ خداوندی کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے، مقصد کے لئے ہوتا ہے جہاں ذاتیات آجائے وہاں مقصد نہیں ہوتا، مقصد کا حصول ذاتیات سے بڑھ کر ہوتا ہے، کامیابی کے لئے انسان کو اپنے ذاتی معاملات قربان کرنے پڑتے ہیں۔

مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کرنے کے بعد وہاں کے مسلمانوں کو اخوت اور بھائی چارگی کا عظیم درس دیا، انہیں مواخات کی صفت سے متعارف کرایا، وہ صفت آج بھی عربوں کے اندر پائی جاتی ہے، دنیا بھر سے جانے والے لاکھوں حاجیوں کا دل کھول کر استقبال کیا جاتا ہے، ان کا خیال رکھا جاتا ہے، ان کی میزبانی کی جاتی ہے، یہ وہی مواخاۃ کا درس ہے جسے چودہ سو سال پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا، اس درس کی بناء پر انصار اور مہاجرین آپس میں بھائی بھائی بن گئے تھے اور اخوت کی عظیم مثال قائم کی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو دنیا کی سب سے اچھی تعلیم دی، اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے تمام تعلیمات سے بہرہ مند فرمایا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی آسانی کی خاطر ان تعلیمات کو تفصیل کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے سامنے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو اخلاقیات، ایمانیات، عبادات، معاشرت اور معاملات سکھائے، اچھے طور طریقوں سے ہمکنار کرایا، معاشرتی آداب سے روشناس کرایا، بیوی بچوں کے حقوق سکھائے، اس تعلیم کی روشنی میں مدینہ میں بہترین معاشرہ وجود میں آیا، جہاں ایک آدمی دوسرے آدمی کا خیال رکھتا ہے، ایک بھائی اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لئے کرتا ہے۔یہی تعلیمات آج بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی اور مسند ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نام سے موجود ہیں۔ پھر ان احادیث کی روشنی میں فقہاء کرام نے ہزاروں مسائل مستنبط

مرکز ختم نبوت گوجرانوالہ کے خطیب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مرکز جامع مسجد ختم نبوت ہاشمی کالونی کنگنی والا کے خطیب مولانا قاری عمر حیات کے والد گرامی جناب محمد مراد ۸۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا اصلاحی تعلق قطب الارشاد مرشد الموحدین حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ شجاع آبادی سے تھا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند کبیر مولانا عبدالحئی بہلویؒ نقشبندی سے رہا۔ ان کے بعد ان کے خلف الرشید مولانا عبیداللہ ازہرؒ سے رہا، گویا تاحیات خانقاہ عالیہ بہلویہ سے تعلق منقطع نہیں کیا۔ ان کے سالانہ اجتماعات میں شرکت فرماتے۔ بزرگوں سے تعلق کی وجہ سے صوم وصلوٰۃ اور ذکر وفکر سے تعلق جوڑے رکھا۔ کھانسی، نزلہ اور پھیپھڑوں کے مریض چلے آرہے تھے۔ ۸/ستمبر کو صبح کی نماز کے بعد قاری عمر حیات نے اپنے والد کی وفات کی خبر دی۔ دور دراز سفر کی وجہ سے جنازہ میں تو شرکت نہ ہوسکی۔ اگلے روز ۹/ستمبر کو مولانا محمد بلال سلمہ کی معیت میں تعزیت کے لئے حاضری ہوئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ۴ بیٹے، ۵ بیٹیاں اور بیوہ سوگوار چھوڑے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشیں۔ آمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

کئے اور یہ مسائل قدوری، ہدایہ، کنز الدقائق اور مختلف فتاویٰ کی کتابوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی سے امت کو ازدواجی زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا، ایک سے زائد ازواج مطہرات کے درمیان بہترین عدل قائم فرما کر ان لوگوں کے لئے روشن مثال چھوڑی جو ایک سے زائد شادیاں کرنا چاہتے ہوں، سب ازواج مطہرات کے لئے باری مقرر کی تاکہ کسی کا حق تلف نہ ہو، پوری زندگی اسی پر کاربند رہے یہاں تک کہ زندگی کے آخری دنوں میں آپ اپنی سب سے محبوب زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہنا زیادہ پسند فرماتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کی پاسداری کرتے رہے یہاں تک کہ ازواج مطہرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہنے کی اجازت دے دی۔

زندگی کے آخری ایام میں حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخی خطبہ دے کر تمام مسلمانوں کو یہ بتایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین شخص وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہو، قرآن مجید میں ارشاد ہے: **اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ** (الحجرات: ۱۳) (تم میں اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو) لہٰذا سب سے اچھا شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار، اچھے اخلاق والا اور نیک اعمال والا ہو، ورنہ سارے انسان برابر ہیں، کسی گورے کو کالے اور کسی امیر کو غریب پر کوئی فوقیت حاصل نہیں، سارے مسلمان برابر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماتحت لوگوں کے لئے بھی حسن سلوک کا حکم دیا، ان کو وہی کھلانے اور پہنانے کا حکم دیا جو انسان خود پہنے، اسی طرح ان سے ایسے کام کروانے کا حکم دیا جو وہ کرسکتے ہوں، ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام کروانا ہو تو خود بھی ان کا ہاتھ بٹانے کا حکم دیا۔ غلاموں اور ماتحت ملازمین کی خطاؤں کو معاف کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران ایک مرتبہ بھی نہ مجھے ڈانٹا نہ یہ سوال کیا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی عدل، وفا، قربانی اور اچھے اخلاق سے معمور ہے، اگر کوئی کامیاب زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنانا چاہئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانے کے بعد وہ کبھی بھی ناکام نہیں ہوسکتا، کیونکہ اللہ پاک نے صحابہ کرامؓ کے لئے جنت اور رضامندی کی ضمانت دے دی ہے، لہٰذا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اور عمل کئے ہوئے طریقے پر زندگی گزارے گا نہ صرف اس کی دنیا و آخرت اچھی ہوگی بلکہ وہ دوسروں کے لئے بھی قابل اتباع ہوگا، لوگ اسے رشک کی نگاہوں سے دیکھیں گے، اس کی عزت کریں گے اسے اپنا سربراہ مانیں گے، شرط بس اتنی ہے کہ بندہ اخلاص اور صبر کے ساتھ ایک ایک سنت پر عمل پیرا رہے، سنت کے مطابق زندگی گزارنے میں ہزاروں مشکلات اور رکاوٹیں آئیں گی لیکن ہر رکاوٹ اور مشکل کا ڈٹ کر سامنا کرتے ہوئے ایمان اور اسلام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اس دنیا سے چلا جائے، پھر مرتے وقت کلمہ بھی نصیب ہوگا اور جنت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ کی معیت بھی حاصل ہوگی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، **المرء مع من احب**، آدمی کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے، اللہ پاک ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔☆☆

ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کے کفر پر دستخط کرکے اہم کردار ادا کیا: علماء کرام

سکھر (محمد عذیر گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ۷ ستمبر کو یوم تحفظِ ختم نبوت پورے جوش و خروش سے منایا گیا۔ سکھر کی مساجد میں علماء کرام و خطیب حضرات نے ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے ممبران اور حضرات علماء کرام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ مرکزی جامع مسجد بندر روڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے امیر و خطیب قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر جبکہ الفاروق مسجد میں مولانا عبداللطیف اشرفی نے اسی طرح مدنی مسجد میں ناظم تبلیغ مفتی محکم الدین و دیگر حضرات نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کے کفر پر دستخط کرکے ثابت کردیا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے، لیکن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو برداشت نہیں کرسکتا۔ علماء کرام نے کہا کہ حضرت مفتی محمودؒ اور آپ کے رفقاء کرام نے امت مسلمہ کی طرف سے قادیانیوں کو کافر قرار دلوانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

علماء دیوبند اور قادیانی خلیفہ آمنے سامنے؟

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم. اما بعد!

۱۹۱۸ء کے آخر میں قادیانی اخبار الفضل قادیان کے ایڈیٹر نے مرزا محمود قادیانی گرو کے ایماء پر دارالعلوم دیوبند کی قیادت کو مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دیا۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا محمد احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور صدر المدرسین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دارالعلوم دیوبند کے مدرس حضرت مولانا عبدالسمیع انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس چیلنج کو قبول کرنے کا تحریری طور پر جواب دیا۔

۲۵ر دسمبر ۱۹۱۸ء سے ۱۲ر جنوری ۱۹۲۱ء تک قریباً دو سال قادیان کے مرزا محمود اور دارالعلوم دیوبند کے علماء کرام کی طرف سے ایک دوسرے کے متعلق اشتہار شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے اکابر کی طرف سے بارہ اشتہار شائع ہوئے۔ جن کی فہرست ذیل میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

عرصہ سے خیال تھا کہ ان جملہ اشتہارات پر مشتمل رسائل مل جائیں تو ان کو یکجا ''احتساب قادیانیت'' یا اب ''محاسبہ قادیانیت'' میں شائع کر دیا جائے۔ یہ ایک یادگار، تاریخی سرمایہ اور سنہری دستاویز ہے۔ مگر ملتان دفتر کی لائبریری میں صرف ایک آخری اشتہار تھا۔ باقی گیارہ اشتہار نہ تھے۔ اب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے استاذ و نائب ناظم اور مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے سرپرست حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی بھرپور توجہ و کرم فرمائی سے ان اشتہارات میں سے آٹھ اشتہار ہمیں مہیا ہوگئے ہیں۔ لیکن اب بھی تین اشتہار نمبر ۷، ۹، ۱۱ میسر نہیں آئے۔ اگر اسلامیان وطن میں سے کسی کے پاس یہ اشتہار ہوں اور وہ ہمیں دستیاب ہو جائیں تو یہ علمی، تاریخی، معلوماتی، سنہری دستاویز شائع ہو جائے گی۔ کیا اصحاب درد، اصحاب علم ان رسائل کے مہیا کرنے میں ہماری مدد کریں گے؟ اللہ رب العزت توفیق بخشیں۔ **وما ذالک علیٰ اللہ بعزیز!** وہ فہرست یہ ہے:

فہرست بارہ اشتہارات

نمبر	نام اشتہار	مورخہ
۱	کیا قادیان کی مرکزی جماعت ہم سے مباہلہ کرے گی۔	۲۰ ربیع الاوّل ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۱۸ء
۲	مرزا محمود اور قادیانی کی مرکزی جماعت سے مناظرہ اور مباہلہ دونوں کے واسطے ہم ہروقت تیار ہیں۔	۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۱۹ء
۳	مرزا محمود کا مستمر سکوت (الفضل قادیان کا مناظرہ سے اغماض اور جوش مباہلہ میں سکوت کے آثار)	۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۱۹ء
۴	ایڈیٹر الفضل قادیان کی مستبدانہ روش میں حضرت انگیز انقلاب اور مقتدی کا سہو امام کے ذمہ۔	۷ جمادی الاوّل ۱۳۳۷ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۱۹ء
۵	شرائط مباہلہ کے پردہ میں مباہلہ سے پہلوتہی۔	۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۱۹ء
۶	جماعت قادیان کا مناظرہ و مباہلہ سے انکار۔	۲۷ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۱۹ء
۷	یہ اشتہار مطلوب ہے: اس اشتہار کی مطبوعہ تاریخ کے بارہ میں اشتہار نمبر ۸ کے پہلے صفحہ کی دوسری سطر پر لکھا ہے کہ: ''ہمارے اشتہار نمبر ۷ مطبوعہ ۲ ستمبر ۱۹۱۹ء''	
۸	جماعت قادیانی کی بے انتہاء دیدہ دلیری و جسارت۔	۲۹ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۱۹ء
۹	یہ اشتہار مطلوب ہے۔ اس کی تاریخ یا عنوان کا ذکر نہیں ملا۔	
۱۰	جماعت قادیان کی مذبوحی حرکات کا دلچسپ نظارہ (علماء دیوبند کی فتح پر فتح)	۳ ربیع الاوّل ۱۳۳۸ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۹ء
۱۱	یہ اشتہار مطلوب ہے۔ اس کا عنوان، اشتہار نمبر ۱۲ کے صفحہ نمبر ۲ پر لکھا ہے کہ: ''اشتہار نمبر ۱۱ جس کا عنوان (جماعت قادیان کی نجات کا مختصر راستہ) تھا''	
۱۲	مرزائیت کا بیخ و بن سے استیصال (جماعت کے دعوہائے مناظرہ و مباہلہ کا خاتمہ)	۲ جمادی الاوّل ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۲۱ء

نوٹ: گویا اب مذکورہ بالا بارہ اشتہارات میں سے صرف تین اشتہارات، نمبر ۷، ۹، ۱۱ کی تلاش ہے۔

رابطہ کے لئے: فقیر اللہ وسایا (خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان) موبائل نمبر: 0300-7314337 وٹس ایپ نمبر: 0301-7904257

مبلغین ختم نبوت کا

شمالی علاقہ جات گلگت و اسکردو کا تبلیغی سفر!

رپورٹ:مولانا قاضی احسان احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وجود محاذ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک عظیم الشان عطیہ خداوندی ہے۔اس منظّم تنظیم کی محاذ تحفظ ختم نبوت کے لئے خدمات اور راہنمائی کئی دہائیوں پر مشتمل ہے۔یوم تاسیس سے لے کر آج تک اس جماعت کی قیادت و سرپرستی اپنے وقت کے قطب وابدال، روحانیت کے گل سرسبد اور شیوخ عظام کرتے آرہے ہیں۔ان برگزیدہ ہستیوں کے اخلاص و للّٰہیت، فہم و فراست، زہد و تقویٰ، دوراندیشی، بیدارمغزی، مسلمانوں کی خیرخواہی کے جذبات اور انہیں فتنوں سے محفوظ رکھنے کی سوچ وفکر کا نتیجہ ہے کہ یہ جماعت فتنۂ قادیانیت کے تعاقب اور منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے باب میں اپنی سنہری خدمات کی ایک تاریخ رکھتی ہے۔

آج بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور رضا کار اپنے اسلاف، اکابرین اور قائدین کی متعین کردہ حدود اور خطوط پر گامزن ہیں۔اپنے بزرگوں کی روحانی قوت وطاقت آج بھی ان کے لئے مشعل راہ ہے۔اسی جذبہ وشوق اور فکر ولگن سے ختم نبوت کے علَم کو تھامے گلی گلی، کوچہ کوچہ، شہر شہر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے نعرے لگا رہے ہیں۔

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے شمالی علاقہ جات گلگت، اسکردو کا تبلیغی دورہ کیا، وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب، حضرت مولانا عابد کمال، محترم جناب سیّد مجاہد شاہ ایبٹ آباد اور راقم الحروف قاضی احسان احمد شامل تھے۔

۲۴رستمبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات صبح ۱۱ بجے کے قریب برادر مکرم جناب قاضی شاہد صاحب (ایبٹ آباد) کے گھر سے سیّد مجاہد شاہ صاحب کی گاڑی پر سفر شروع ہوا۔ایبٹ آباد سے گلگت تک کا سفر تقریباً چار سو سے زائد کلومیٹر پر مشتمل تھا۔دن بھر سفر جاری رہا، نماز اور دیگر ضروریات کے لئے مختصر رکنا ہوا۔اس راستہ میں ایک بلند پہاڑی سلسلہ آتا ہے، جسے بابوسر ٹاپ کہتے ہیں، عموماً رات کے اندھیرے میں اسے بند کردیا جاتا ہے، اس دقت اور دشواری سے بچنے کے لئے مسلسل سفر جاری رہا۔رات عشاء کی نماز کے وقت ہمارا قافلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلگت، بلتستان کے مبلغ مولانا عبدالسلام کے سسرالی گاؤں جگلوٹ پہنچا، راستہ میں مولانا عبدالسلام، حافظ محمد انس اور برادر محمد انس نے ہمارا استقبال کیا۔ان کی معیت اور راہبری میں آرام گاہ تک پہنچے، یہ جگلوٹ ہے۔نماز عشاء ادا کی، کھانا کھایا اور دن بھر کے تھکے ماندے منزل پر پہنچے تھے، لہٰذا تمام احباب سفر اور میزبانوں نے بات چیت پر آرام کو ترجیح دی۔مولانا عبدالسلام کے سسر محترم جناب محمد سعید صاحب بہت ہی دلچسپ اور مہمان نواز طبیعت کے انسان ہیں، خوب لطف اندوز ہوئے، ہمیں آرام کرنے کا مشورہ دے کر وہ گھر چلے گئے۔

۲۵رستمبر ۲۰۲۰ء بروز جمعۃ المبارک الحمدللہ! باجماعت نماز فجر ادا کی، کچھ دیر آرام اور پھر ناشتہ سے فارغ ہوئے، اب اگلے سفر کی تیاری دامن گیر تھی، ابھی کچھ ہی دیر کے بعد ہمارا قافلہ گلگت کی طرف رخ کرنے والا ہے۔آیئے چلتے ہیں وفد کے سنگ ہم رنگ خطہ گلگت۔

ضلع دیامر گلگت، بلتستان کا صدر دروازہ ہے، یہیں سے شاہراہ قراقرم پر سفر کرتے ہوئے ہم گلگت، بلتستان میں داخل ہوئے، یہی وہ ضلع ہے، جہاں ملک کا سب سے بڑا پن بجلی کا منصوبہ ''دیامر بھاشا'' ڈیم زیر تعمیر ہے، اس خطے میں چٹانوں پر انسانی سرگرمیوں کے قدیم ترین نقوش کندہ ہیں، جو آج بھی محفوظ ہیں۔کئی ہزار سنگی نقوش کی وجہ سے ضلع دیامر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔داریل، تانگیر، چلاس، بونرداس، گونرفارم اور رائیکوٹ، ضلع دیامر کے مشہور و معروف علاقے ہیں ۲۶۶۵۰ فٹ اونچا عالمی شہرت یافتہ پہاڑ ''نانگاپربت'' اسی خطے میں واقع ہے۔سیاحوں کی پسندیدہ جگہ ''فیری میڈوز'' یعنی پریوں کی بستی بھی اسی ضلع کا حصہ ہے۔شینا یہاں کی مقامی زبان اور بولی ہے، لیکن اکثر لوگ اردو اور انگریزی بھی اچھی

طرح سمجھتے اور خوب بول لیتے ہیں۔اب ہم اپنے راہبر مولانا عبدالسلام کے ہمراہ گلگت پہنچ چکے ہیں۔مولانا قاضی نثار احمد مدظلہ کے جامعہ کا نام ”الجامعۃ الاسلامیۃ نصرۃ الاسلام“ ہے۔ قاضی صاحب الحمدللہ! جامعہ علوم اسلامیہ علامہ سیّد محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں۔خوب مردِ میدان اور مجاہد فی سبیل اللہ انسان ہیں، رب کریم نے بہت ہی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے، حضرت قاضی صاحب کے والد گرامی مرحوم بھی اس علاقہ میں نعمت خداوندی تھے۔ان کا وجود اسلام کی چلتی پھرتی دلیل تھا، حق تعالیٰ شانہ ان کی کامل مغفرت فرمائے۔آمین۔

آج جمعہ کا دن ہے، پہلے سے مشورہ ہو چکا تھا کہ راقم الحروف قاضی احسان احمد، حضرت قاضی صاحب کی مرکزی جامع مسجد گلگت میں خطبۂ جمعہ دیں گے، الحمدللہ! بندہ مولانا عبدالسلام کے ہمراہ جس وقت وسیع وعریض مسجد میں داخل ہوا، بلامبالغہ مسجد کا ہال مکمل طور پر اسلامیانِ گلگت اور عاشقانِ رسول سے بھرا ہوا تھا۔حضرت قاضی صاحب نے خوب شرح وبسط کے ساتھ راقم اور ہم سب کی عظیم جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کرواتے ہوئے خطاب کی دعوت دی اور خطبہ، نماز بھی اس عاجز کے ذمہ ٹھہرا، بعد نماز ایک مرتبہ پھر بہت ہی پُرجوش انداز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور امیر مرکزیہ استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ جو قاضی صاحب کے استاذ محترم بھی ہیں کو بھی خوب خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب نے جامع مسجد خلفائے راشدین میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور صوبہ کے پی کے، کے مبلغ حضرت مولانا عابد کمال نے خطبہ جمعہ جامع مسجد ابوبکر صدیق میں ارشاد فرمایا، الحمدللہ ہر دو احباب کی مساجد میں بھی کثیر مجمع تھا اور مجلس کا لٹریچر بھی تینوں مقامات پر وافر تقسیم کیا گیا۔**فللّٰہ الحمد**۔نماز جمعہ، طعام وغیرہ سے فراغت کے بعد اگلے سفر پر روانہ ہونے کی ترتیب قائم کی گئی۔

قافلہ کو اگلے سفر پر روانہ کرنے کے لئے حضرت قاضی صاحب احباب سمیت مدرسہ سے باہر تشریف لائے، پُرجوش انداز میں قافلہ گاہکوچ کی طرف روانہ ہوا، آج رات ہماری منزل دارالعلوم گاہکوچ میں حضرت مولانا مفتی شیر زماں مدظلہ کا مدرسہ تھا، یہاں پہنچنے سے قبل راستہ میں دو مقامات پر نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی۔نماز عصر آخری وقت میں ادا کی جبکہ مغرب کی نماز میں ابھی کچھ دیر باقی تھی، ہمارے قائد سفر محترم جناب سیّد مجاہد شاہ صاحب نے کہا کہ رات جلدی پہنچنے کی ہمیں کوئی فکر تو نہیں ہے، لہٰذا میری رائے ہے کہ مغرب اسی مسجد میں ادا کی جائے اور نماز کے فوراً بعد عقیدۂ ختم نبوت پر بیان کیا جائے، تمام احباب سفر نے شاہ صاحب کی رائے کو قبول کیا اور مشورہ کیا کہ امام صاحب کہاں ملیں گے؟ چنانچہ مولانا عبدالسلام سے کہا گیا، آپ اس کا نظم کریں، اسی دوران ایک معمر بزرگ مسجد میں تشریف لائے۔مولانا عبدالسلام امام صاحب سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف بڑھے، اپنا تعارف کروایا، وہ پوچھنے لگے کہ کیا کام ہے؟ مولانا نے اپنی خواہش ان کے سامنے رکھی، انہوں نے کہا کہ اجازت ہے، میں مسجد کا ذمہ دار ہوں، کوئی بات نہیں، امام صاحب تشریف لائیں گے، ان کو بھی بتا دیں گے، چنانچہ نماز مغرب کا بیان جامع مسجد فاروق اعظم شیکوٹ مولانا محمد سلیم صاحب کی مسجد میں راقم الحروف کا عقیدہ ختم نبوت، اہمیت وفضیلت کے عنوان پر ہوا، دعا سے قبل بیان کی ترتیب طے ہوئی الحمدللہ! مسجد کے تمام نمازی بہت ہی دلجمعی سے بیان میں شریک ہوئے، فوری طور پر تازہ بہ تازہ پھل، انگور اور سیب، انار مسجد کے قریب احاطہ میں لگے ہوئے درختوں سے توڑ کر پیش کئے، ان کا اپنا ہی مزہ تھا، رب کریم ان تمام مسلمان بھائیوں کی محبت کو قبول فرمائے۔

ایک مرتبہ پھر سفر شروع ہوا، حضرت مولانا مفتی غفران احمد صاحب خطیب جامع مسجد عمر فاروق ہمارے انتظار میں تھے، نماز عشاء ہو چکی تھی، احباب سنن ادا کر رہے تھے۔مولانا سے ملاقات ہوئی۔نماز ادا کی، تمام نمازیوں کو پہلے سے علم تھا، وہ سب کے سب رک گئے اور مولانا محمد طیب صاحب نے بیان کیا اور احباب کی توجہ فتنۂ قادیانیت کی طرف مبذول کرائی اور ان سے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈٹے رہنے کا کہا گیا۔

دن بھر سفر کرتے ہوئے آخر رات دارالعلوم گاہکوچ پہنچ گئے، جہاں حضرت مفتی صاحب اور دیگر جید علماء کرام و مفتیان عظام انتظار میں تھے۔جامعہ میں بہت خوبصورت کتب خانہ موجود ہے، جس میں ضرورت کی تقریباً اکثر کتب موجود ہیں، مولانا مفتی شیر زماں صاحب بہت ہی ملنسار، منکسر المزاج اور دھیمے مزاج کے مالک انسان ہیں اپنے گھر پر کھانے کا نظم رکھا،

الحمدللہ کھانے سے فارغ ہوئے کچھ دیر بعد اپنے اپنے بستر میں چلے گئے۔

۲۶ستمبر بروز ہفتہ نماز فجر باجماعت ادا کی۔تلاوت، مختصر آرام، ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوئے، پروگرامات کا نظم مفتی صاحب، احباب کی مشاورت سے طے کر چکے تھے۔ چنانچہ حضرت کے قائم کردہ مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات میں حضرت مولانا محمد طیب نے بیان کیا۔ بنین میں ابتدائی گفتگو حضرت مولانا عابد کمال نے کی بعدازاں تفصیلی بیان راقم الحروف نے کیا۔مجلس کے اکابر کی فکر،علم دین کی عظمت، قدردانی، استاد کا ادب ان تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی، جامعہ کے دیگر اساتذہ کے علاوہ حضرت مولانا شاہ عبداللہ صاحب، حضرت مولانا سیف اللہ صاحب بھی موجود تھے۔ایک مرتبہ پھر گلگت کی طرف سفر شروع ہوا، جہاں نوجوان ذی استعداد عالم دین حضرت مولانا مفتی عارف محمود اور ان کے بڑے بھائی ہمارے منتظر تھے، بہت ہی عمدہ لذیذ پُر تکلف کھانے سے تواضع کی گئی دوران طعام جماعتی و دیگر امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال بھی ہوا۔ فتنۂ قادیانیت سے متعلق بھی بات چیت رہی۔

اب آگے سفر کرنا ہے جلدی چلیں مولانا عبدالسلام نے کہا تاہم بادلِ نخواستہ اجازت لی، مولانا عارف محمود نے اپنی مسجد اور لائبریری بھی دکھائی اور رموز حدیث پر اپنی کتاب بھی تحفتاً پیش کی، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطافرمائے۔

جگلوٹ خوبصورت پُرفضا مقام ہے، اطراف میں پہاڑوں سے بہتے ہوئے چشمے دلفریب منظر پیش کر رہے تھے، عصر اور مغرب کی نماز جگلوٹ میں ادا کی اور بعد نماز مغرب جامع مسجد جگلوٹ میں مولانا محمد طیب صاحب کا بیان ہوا، مغرب کی نماز قریب کے دوسرے علاقہ ڈروٹ عمر فاروق مسجد میں مولانا عابد کمال نے بیان کیا، راقم کی تشکیل بونجی کے علاقہ میں حضرت مولانا مفتی مقصود صاحب کی مسجد میں ہوئی، جہاں نماز کے بعد کثیر تعداد میں سامعین موجود تھے، بیان ہوا، الحمدللہ! نماز، بیانات سے فارغ ہوکر ہمارا، آج کا ابھی سفر مکمل نہیں ہوا تھا، ابھی سفر کا وافر حصہ باقی تھا، لہٰذا سفر شروع کیا، اب ہماری منزل استور کے مشہور ومعروف علاقہ سے چندمیل پہلے مدرسہ رحمانیہ ہرچو پائن میں حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحب کا مدرسہ تھا، رات کا اندھیرا ابھی خاصا ہو چکا تھا، سفر بھی ناہموار، دشوار گزار تھا تاہم ہمت، جذبہ بلند اور جوان تھا، تحفظ ختم نبوت کے مشن پر کاربند تھے، اس لئے کوئی بھی مشکل آڑے نہیں آئی، الحمدللہ!

اس مختصر زندگی میں بارہا سنا کہ فلاں پہاڑی علاقہ میں برف کا تودا گرنے سے یہ یہ نقصانات ہوئے، فلاں علاقہ میں لینڈ سلائڈنگ کی وجہ سے روڈ بند ہوگیا، آج یہ منظر بھی دیکھنے کو مل گیا، سفر جاری تھا کہ گاڑی پہاڑ پر بل کھاتی ہوئی، آہستہ آہستہ تقریباً دس پندرہ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی تھی کہ اچانک ایک جگہ بریک لگی، دور سے پتہ چلا کہ پہاڑ کی بلندی سے پتھر گر رہے ہیں، راستہ بند ہے، یہ ہمارے لئے بہت ہی عجیب اور بھیانک منظر تھا، بہت خوف ناک صورت حال تھی۔اللہ کریم کی قدرت کے عجیب عجیب مظہر اور کرشمے دیکھنے میں ملے، اس ساری کیفیت کے باوجود دل میں سکون تھا، زبان پر کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد تھا، کچھ دیر اس منظر کو دیکھتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتے رہے۔بس اس کے بعد گاڑی سے اترے، محترم جناب سیّد مجاہد شاہ صاحب نے رفقاء سے کہا کہ آپ مناسب موقع دیکھ کر اس جگہ سے کراس کریں، میں بھی گاڑی تیزی سے یہاں سے نکالتا ہوں۔ چنانچہ اللہ کی رحمت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے کام کی برکت سے تمام احباب بھی محفوظ، گاڑی بھی باحفاظت اس جگہ سے گزر گئی، سبحان اللہ العظیم۔حالانکہ پہاڑ سے پتھر بدستور گر رہے تھے۔

آخر کار مدرسہ رحمانیہ آ ہی گیا، مولانا عبدالرحمٰن مدظلہ احباب سمیت انتظار میں تھے، اب سفر میں ہمارے ایک رفیق محترم حضرت مولانا قاری محمد صابر بونجھ کا بھی اضافہ ہوا۔ بونجی ایک خوبصورت علاقہ ہے، قاری صاحب خوش مزاج جہاں دیدہ اور معتبر شخصیت ہیں، اس علاقہ کے تمام محل وقوع اور نشیب وفراز سے بخوبی واقف ہیں، انہوں نے ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ نماز عشاء، طعام کے بعد بس اب سو جائیں، صبح نماز اول وقت میں ادا کر کے سفر شروع کرنا بہتر رہے گا۔ چنانچہ بستروں پر دراز ہوگئے۔

۲۷ستمبر بروز اتوار تقریباً صبح ۴ بجے سیّد مجاہد شاہ صاحب اور سوا چار بجے کے قریب قاری محمد صابر صاحب بیدار ہوئے، نماز کی تیاری شروع کی، باقی احباب بھی نماز کے لئے تیار ہوگئے، نماز ادا کی مولانا عبدالرحمٰن کے برکت والے دسترخوان پر چائے آ گئی، اس نیک کام سے فارغ ہوکر تقریباً پانچ بج کر چالیس منٹ پر سفر شروع ہوا۔

امن و آشتی کی سرزمین ضلع اسکردو:

اب ہم اسکردو جا رہے ہیں، جہاں بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس ہے۔''اسکردو'' دریائے

سندھ اور دریائے شیوک کے سنگم پر واقع ہے۔ دنیا کے بلند ترین پہاڑی سلسلوں سے مالا مال ہے، یہاں کے باشندے حد درجہ مہمان نواز اور محبت کرنے والے ہیں۔ بلتی یہاں کی مقامی زبان ہے ،قومی زبان اردو اور انگریزی بولنے والے بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ یہاں کے آثار قدیمہ میں قلعہ کھرپوچو اور منٹھل بدھا قابل ذکر ہیں۔ سدپارہ، کچورہ اور شنگریلا نامی جھیلیں دلفریب، مسحور کن مناظر پیش کرتی ہیں۔ چُندہ، بشو، بلامیک اور سدپارہ یہاں کی جنت نظیر وادیاں ہیں، کتپناہ، کولڈ ڈیزرٹ یا صحرائے یخ اور ندیوں میں بہتا ہوا ہر گسہ کا نقرئی پانی اس ضلع کی قدر و قیمت اور خوبصورتی میں حد درجہ اضافہ کرتا ہے۔ سب ڈویژن روندو بلتستان، ریجن کا صدر دروازہ ہے، یہاں کے بیش بہا قیمتی پتھر جن میں یاقوت، زمرد، پکھراج اور فیروزہ پوری دنیا میں مشہور ہیں، نایاب قسم کے خوبصورت جانور اور پرندے جن میں مارخور، کیل اور چکور قابل ذکر ہیں۔

گزشتہ رات ہمارا قیام استور کے علاقہ میں تھا، اب سفر جاری ہوا تو گوریکوٹ، دیوسائی کے علاقہ سے ہوتے ہوئے، اسکردو کی طرف رواں دواں ہیں، دیوسائی کا چٹیل میدان پہاڑ کی بلندی پر اللہ کریم کی قدرت کا عجیب نمونہ اور کرشمہ ہے، دسیوں کلومیٹر پر مشتمل یہ علاقہ آج اپنا منظر کچھ اس انداز میں پیش کر رہا ہے کہ معمولی سی سردی، صاف ستھرا ماحول، ہلکی ہلکی ہریالی، پہاڑوں پر مختلف رنگوں سے سجے ہوئے درختوں کی خوبصورتی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سرور بخش رہی ہے۔

ظہر کی نماز سے قبل جامعہ اسلامیہ اسکردو پہنچ گئے، جہاں حضرت مولانا مفتی سرور صاحب ناظم تعلیمات اور مولانا کلیم اللہ صاحب شدت سے ہمارے منتظر تھے۔ حضرت مفتی سرور صاحب نے بہت ہی محبت بھرے سادہ انداز میں استقبالیہ جملے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ نماز جماعت سے تیار، کھانا بھی تیار اور عوام بھی آپ کے بیانات سننے کے لئے تیار ہیں۔ بس آپ حضرات جلد از جلد تمام امور سے فارغ ہولیں، تاکہ پروگرام شروع کیا جاسکے۔ جی بہت بہتر! کہتے ہوئے راقم نرم اور ستھرے بیڈ پر دراز ہوگیا۔

سیّد مجاہد شاہ جی مہمان خانہ میں آئے، راقم نے کہا کہ شاہ جی دو رکعت نماز ادا کریں اور آپ بستر پر کمر سیدھی کرلیں۔ لمبی ڈرائیو کے بعد شاہ جی کو تجویز بہت پسند آئی، انہیں آرام کا کچھ موقع میسر آیا، نماز کی تیاری کی، کھانے سے فارغ ہوئے ادھر مسجد میں بھی احباب جمع ہوچکے تھے۔ چنانچہ بعد نماز ظہر جامعہ اسلامیہ اسکردو سے متصل جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس شروع ہوئی، جس کی صدارت فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ سیّد محمد یوسف بنوری ٹاؤن، صدر انجمن اہلسنت اسکردو بلتستان حضرت مولانا ابراہیم خلیل مدظلہ نے کی۔ جن سے راقم پہلے بھی کراچی اور اسلام آباد میں کئی بار ملاقات کرچکا تھا۔ تاہم نقیب محفل نے تلاوت، نعت کے بعد حضرت مولانا عابد کمال صاحب کے بیان کا اعلان کیا، انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بے لوث خدمات پر بہت جامع بیان کیا، سامعین نے بہت سراہا۔

بعد ازاں مجلس اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب نے عقیدۂ ختم نبوت کی اسلام میں اہمیت، بقا اور حیثیت پر بہت مدلل اور عالی گفتگو کی۔ سامعین جوش و ولولہ سے ان کا بیان سماعت فرماتے رہے۔ آخر میں راقم الحروف کے بیان کا اعلان کیا گیا، یہ عمومی مجمع تھا، تمام مکاتب فکر کے لوگ اس کانفرنس میں مدعو بھی تھے اور خود سے تشریف بھی لائے تھے، چنانچہ عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان سے متعلق اسلام کا صحیح نقطۂ نظر، عقائد کی اہمیت اور ضرورت پر چند معروضات پیش کیں۔ قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان کے بائیکاٹ کی بھی، احباب مجلس کو دعوت دی، جسے تمام لوگوں نے دل و جان سے قبول کرتے ہوئے، لبیک کہا، نماز عصر پر راقم الحروف کی دعا پر پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

حضرت مولانا ابراہیم خلیل، حضرت مولانا مفتی سرور، حضرت مولانا کلیم اللہ، حضرت مولانا محمد یوسف، حضرت مولانا ابراہیم رحیمی اور دیگر علماء کرام و قراءٓ حضرات بہت محبت سے پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ مولانا کلیم اللہ سے چونکہ کراچی مرکز ختم نبوت میں بھی بارہا ملاقات تھی، اس بنا پر انہوں نے زیادہ وقت دیا، ان کے ہمراہ نماز مغرب کے لئے بازار والی مسجد میں گئے، مولانا محمد طیب صاحب نے قریباً بیس منٹ درس دیا الحمدللہ! اب ہم واپس مدرسہ آگئے، آرام کے لئے طبیعت بے چین ہورہی تھی، نماز عشاء ادا کی، حسب ضرورت کھانا لیا اور سوگئے۔

قبل از فجر سفر کی تیاری شروع کی، جامعہ اسلامیہ اسکردو کے میزبانوں کی طرف سے نہایت پُر تکلف مہمان نوازی ہوئی، بہت دل خوش ہوا، ہمیں اپنی نماز ادا کر کے سفر شروع کرنا تھا، لہٰذا

مولانا کلیم اللہ صاحب سے رات ہی کہہ دیا کہ جانے سے پہلے ایک کپ چائے ہو جائے تو انہوں نے حامی بھرلی، اب فجر سے پہلے جب دسترخوان لگا تو کیا دیکھا کہ مکمل ناشتہ اتنے مختصر وقت میں بڑی حیرت بھی ہوئی اور حسن انتظام دیکھ کرخوشی بھی ہوئی اور دل سے مولانا کلیم اللہ اور ان کے معاونین کے لئے دعائیں نکلیں۔ ناشتہ کے بعد فوراًاستور کی طرف سفر شروع کر دیا، ہماری اگلی منزل جامع مسجد امیر حمزہ استور ہے۔

۲۸ ر ستمبر بروز پیر جامع مسجد امیر حمزہ ماشاء اللہ! بہت وسیع وعریض، کشادہ، دیدہ زیب مسجد، برآمدہ، صحن اطراف میں گیلری، درمیان میں خوبصورت چمن، مسجد اور احاطۂ مسجد کی رونق کو دوبالا کر رہا تھا۔ یہاں پر ہمارے میزبان حضرت مولانا قاضی گلزار احمد صاحب اور ان کے دیگر احباب وعلماء کرام جن میں مولانا عبدالرحمٰن، مولانا صدام حسین، قاری عبدالحکیم، مفتی محمد ایوب تھے، حسب ترتیب بیانات شروع ہوئے۔ مولانا عابد کمال، مولانا محمد طیب اور راقم کا آخری تفصیلی بیان ہوا۔ احباب نے عقیدۂ ختم نبوت کا کام کرنے، ماہنامہ لولاک جاری کروانے، شیزان کے مکمل بائیکاٹ کا عوام سے وعدہ لیا، الحمدللہ! پروگرام بہت اچھا ہوا، اللہ کریم تمام احباب کوخوش وخرم رکھے۔ آمین۔

ایک بارپھر ہمارے شاہ جی گاڑی تیار کرکے ہمارے انتظار میں سڑک کے کنارے کھڑے ہیں، تمام ساتھی بیٹھ گئے سفر شروع ہوا، قاری محمد صابر اور مولانا عبدالسلام صاحب نے رائے دی کہ رات آرام جگلوٹ کریں گے، ایک دن پہلے بھی یہاں آرام کیا تھا۔ محترم جناب محمد سعید صاحب جو مولانا عبدالسلام کے سسر ہیں پورا گھر خوب محبتوں کا مالک ہے، آرام گاہ پہنچنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر اسی جگہ پہنچ گئے جہاں پہاڑ سے سنگ باری ہورہی تھی آج پتھر زیادہ اور بڑے تو نہیں تھے مگر ہوا بہت زیادہ تیز تھی، جس میں آدمی اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پارہا تھا۔ یہ بھی ایک خوفناک اور قدرت کی طاقت کا عجیب مظہر تھا، نماز عصر بھی اس مقام سے گزر کر ادا کرنے کا ارادہ تھا، مگر مشیت الٰہی میں کچھ اور تھا تاہم چند احباب نے اسی مقام اور ماحول میں نماز ادا کی، ایک قیامت کا منظر تھا، دل یادِ الٰہی میں غرق، زبان ذکر الٰہی سے تر تھی۔ کہیں پہاڑ سے پتھر گرنے کا منظر اور کہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے بہتے ہوئے چشمے، میٹھا، ٹھنڈا صاف شفاف، طاقتور پانی اللہ کریم کی قدرتوں اور نعمتوں کو بار بار یاد دلاتا تھا۔ پورے سفر میں سینکڑوں ایسے مناظر دیکھنے میں آئے، رات جگلوٹ پہنچ گئے۔

۲۹ ر ستمبر بروز منگل آج ہمارے دورے کا آخری دن ہے، پروگرام بھی بہت طویل مسافت پر ہے، جگلوٹ سے براستہ شاہراہ ریشم تانگیر، چلاس، بونرداس، گونرفارم اور رائیکوٹ کے دشوار گزار راستوں سے ہوتے ہوئے داریل گماری پہنچے، جہاں آج بعد نماز ظہر ہمارے اس سفر کا آخری جلسہ ہے۔ داریل گماری سے پہلے دریا پر ایک بجلی گھر قائم کیا گیا جو علاقے والوں کی سہولت کے لئے مقامی طور پر بجلی پیدا کر رہا ہے، اس کا معائنہ کیا، خوب رہا۔ اس علاقہ میں الیکشن مہم بھی اپنے زوروں پر تھی، یہ منظر دیکھ کر ہم نے شکر ادا کیا، آج لوگ دنیا کے لئے، اپنی پارٹی کو خوش کرنے اور کامیاب کروانے کے لئے محنت، کوشش میں دیوانگی کی حد تک لگے ہوئے ہیں اور ہم بھی ایک عظیم مقصد لے کر ہزاروں کلو میٹر کا سفر طے کر کے یہاں آئے ہیں، چنانچہ جامع مسجد داریل گماری میں بعد نماز ظہر جلسہ شروع ہوا، حسب ترتیب مولانا عابد کمال، مولانا محمد طیب کے بیانات ہوئے۔ آخری بیان راقم الحروف کا تھا، ایمان والے مسلمان، جمعیت علماء اسلام کے خوگر اور حدی خواں، ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے دیوانے، صحابہ کرامؓ کے مستانوں کا عظیم الشان اجتماع تھا، بہت کثیر تعداد میں عوام جمع تھی، ایک گھنٹہ کے قریب تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں علماء امت کا کردار، تحفظ ختم نبوت کے کام کی ضرورت، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، شیخ بنوریؒ اور اکابرین کی قربانیوں پر مفصل بیان ہوا۔ الحمدللہ! نماز عصر ادا کی بعد نماز علماء کرام کی خصوصی پُر اثر مختصر نشست سے مولانا محمد طیب نے خطاب کیا۔ یہاں ہمارے میزبان جامعہ داریل گماری کے مہتمم حضرت مولانا عبدالکریم تھے۔ اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے۔ دامے، درمے، سخنے، قدمے، جن احباب نے جو بھی جتنا بھی تعاون کیا رب کریم اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

اب واپسی کا سفر شروع ہے۔ یہ دریائے داریل اور یہ دریائے تانگیر ہے، جو خوب جوش و خروش سے فراٹے بھرتا ہوا پتھروں کے بیچ وپیچ بھاگا جارہا ہے، کوہستان کے علاقوں، شتیال، تانگیر، داسو، کوملا، قراقرم ہائی وے، پٹن، بشام اور تھاکوٹ سے ہوتے ہوئے مانسہرہ موٹر وے کے ذریعہ تقریباً رات سوا دو بجے ایبٹ آباد پہنچ گئے۔ ☆☆

حافظ محمد جمیلؒ کی رحلت

رپورٹ: مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ و بھکر

بھکر ... ۲۴ ستمبر ۲۰۲۰ء بعد نماز مغرب حافظ محمد جمیل کلورکوٹ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ محمد جمیلؒ کے والد کا نام رانا محمد اسماعیل تھا۔ ضلع کرنال انڈیا میں ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے، حفظ قرآن کی تکمیل حافظ سراج الدین کے ہاں کلورکوٹ جامعہ رحیمیہ حسینیہ میں کی، فراغت کے بعد جامع مسجد فیصل کلورکوٹ میں بارہ سال تک امامت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ شروع سے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمیعت علماء اسلام سے وابستہ تھے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں حافظ سراج الدینؒ کی الیکشن مہم میں اہم کردار ادا کیا، آپ کا اصلاحی تعلق حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ سے تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے بیعت کی۔ پھر ان کے بعد مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ سے تعلق قائم کیا، علماء و مشائخ سے عقیدت رکھتے۔ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں باقاعدگی سے تشریف لے جاتے تھے۔ ماہنامہ لولاک کے باقاعدہ قاری تھے، کلورکوٹ عالمی مجلس کے امیر تھے، کلورکوٹ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے اشتہارات، دعوت ناموں سمیت تمام امور کی مکمل نگرانی کرتے تھے اور بہترین مشوروں سے نوازتے تھے۔ بھائی زاہد خان وانڈہ مروت کو ساتھ لے کر تمام احباب تاجر برادری، سیاسی، صحافی ہر طبقہ کے متعلقین کو کانفرنس کی بھرپور دعوت دیتے۔

ایک بار راقم حاضر ہوا تو حافظ صاحبؒ نے قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ کی جلد دوم اٹھائی اور کہا کہ اس کے ۷۰ صفحات تک مطالعہ کر چکا ہوں۔ اس علالت میں جبکہ پیشاب کی نالی لگی ہوئی تھی، کتب کے مطالعہ میں مشغول رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کی طرح مطالعہ کا ذوق نصیب فرمائے۔ جب بھی تکلیف ہوتی تو سورۂ یاسین، سورۂ مزمل، سورۂ رحمٰن کی تلاوت شروع کر دیتے۔ وفات والے دن تہجد ادا کی، اور کہا کہ غسل خانہ میں کرسی رکھو، میں نے جمعہ کی تیاری کرنی ہے، کل جمعہ کو میں نے جانا ہے، چنانچہ بروز جمعرات مغرب کے بعد کھانے کے لئے ہاتھ دھو کر کھانے تک نہیں پہنچے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور چلے گئے۔ اگلے دن دس بجے جنازہ ہوا۔ نماز جنازہ میں علماء کرام مشائخ، سیاسی، سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ راقم الحروف کو جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، بعدازاں ورثا سے تعزیت کی۔ مولانا حبیب الرحمٰن باب العلوم کہروڑ پکا نے امامت کے فرائض انجام دیئے۔ ورثاء میں تین بیٹے حاجی عبدالرحمٰن، حاجی عبداللہ، حاجی ناصر اور بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مولانا ڈاکٹر عادل خان شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امراء مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی و مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد و دیگر نے جامعہ فاروقیہ فیز ٹو حب ریور روڈ کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کے فرزند، بزرگ عالم دین مولانا ڈاکٹر عادل خان کی شہادت پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ قائدین مجلس تحفظ ختم نبوت کا کہنا ہے کہ علماء کرام اور اکابرین ملت کا قیمتی سرمایہ ہوا کرتے ہیں، ان کے جان و مال کا تحفظ کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے، لیکن حکومت علماء کرام اور عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ میں مکمل ناکام نظر آ رہی ہے۔ ماضی میں بھی وقت کے جید علماء کرام کی شہادتوں کے سانحات وقفے وقفے سے پیش آتے رہے ہیں، لیکن آج تک ایک کے بھی قاتل گرفتار نہ ہو سکے اور نہ ہی یہ سلسلہ رکا ہے۔ مولانا ڈاکٹر عادل خان شہیدؒ دینی و عصری علوم کے حامل، جید اور ممتاز عالم دین تھے، حالیہ کچھ عرصہ میں تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت اطہارؓ کے لئے آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا، آپ ہمیشہ امن کے خواہاں اور فرقہ واریت کے مخالف رہے۔ ایسے بے ضرر اور پُرامن شخصیت کو قتل کر دینا، نشاندہی کرتا ہے کہ ملک کو فرقہ واریت اور مذہبی فسادات کی آگ میں واپس دھکیلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم ایسی ہر کوشش ناکام بنائیں گے اور حکومت کو بھی چاہئے کہ اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے علماء کرام کا تحفظ یقینی بنائے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، ایبٹ آباد

رپورٹ: ساجد اعوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما چار روزہ دورہ پر ایبٹ آباد تشریف لائے۔ وفد کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے روح رواں، شاہین ختم نبوت، فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کی۔ جب کی دیگر رہنماؤں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخوا کے امیر، جرنیل ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد طیب اسلام آباد، جناب محمد متین خالد اور جناب سید سلمان گیلانی لاہور شامل تھے۔

۲۲ر ستمبر ۲۰۲۰ء بروز منگل دن گیارہ بجے تحصیل بار روم حویلیاں میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے وکلاء سے خطاب کیا۔ اس سیر حاصل گفتگو کا خلاصہ وکلاء کو عدالتی ایوانوں میں محاذِ ختم نبوت پر سرگرم رکھنا تھا۔ وکلاء نے اس موضوع سے خاصی دلچسپی کا اظہار کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جھنڈے تلے اپنی خدمات پیش کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اسی روز بعد از نماز مغرب دو پروگرامز مرتب تھے۔ ایک موتی مسجد ملک پورہ ایبٹ آباد میں جہاں مولانا قاضی احسان احمد کا مفصل خطاب ہوا۔ اہلیان ملک پورہ عش عش کر اٹھے۔ عشق رسالت مآب میں جھومتے سامعین نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس ختم نبوت کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی محمد زبیر صاحب نے کی۔ جبکہ مولانا حسین احمد خطیب موتی مسجد کے زیر سرپرستی یہ کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ اسی دوران دوسرا پروگرام مرکزی جامع مسجد شیخ البانڈی ایبٹ آباد میں جاری تھا جس کی صدارت مولانا محمد یونس نے کی۔ جبکہ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت پر بے مثال خطاب فرمایا۔ مرکزی جامع مسجد شیخ البانڈی کی وسعت کم پڑ رہی تھی۔ عوامی جوش و جذبہ بھی دیدنی تھا اور پھر ایک علمی اور عشق رسالت سے لبریز خطاب نے اس پر اک عجیب رنگ جما دیا۔ رات گئے اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔

۲۳ر ستمبر ۲۰۲۰ء بروز بدھ ڈسٹرکٹ بار روم ایبٹ آباد کے وسیع و عریض ہال میں سینکڑوں وکلاء سے مجاہد ختم نبوت، دانشور، مصنف اور کے ٹی وی کے نائب صدر جناب محمد متین خالد کا لاجواب خطاب ہوا۔ مرد و خواتین وکلاء نے بھرپور جمعیت اور قلبی سکون کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹے کے پورے خطاب کے ایک ایک لفظ کو سنا۔ جناب محمد متین خالد نے عدلیہ کے ایوانوں میں مرزائیت کی تاریخ کا پورا مقدمہ پیش کیا اور بار کے معزز ممبران کو اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرنے کی ترغیب اس احسن طریقے سے بیان کی کہ ہر کوئی اس سعادت کو پانے کے لئے بے تاب ہوا چاہتا تھا۔ اس موقع پر صدر ڈسٹرکٹ بار ایبٹ آباد جناب جہانگیر الٰہی صاحب نے ختم نبوت کے ایسے پروگرامز کا تسلسل جاری رکھنے کا اعلان کیا۔

۲۳ر ستمبر ۲۰۲۰ء بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قلندر آباد کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں علاقہ قلندر آباد کے علماء کرام کے علاوہ بازار کی تاجر برادری بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ یہ ختم نبوت کانفرنس بازار میں پنڈال سجا کر بڑی شان و شوکت سے سرانجام پاتی ہے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا پروفیسر عبدالصبور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قلندر آباد نے کی۔ مولانا محمد طیب، مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد کے تفصیلی خطابات ہوئے۔ اہلیان علاقہ نے دلجمعی اور عقیدت و احترام سے اس سالانہ کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

۲۳ر ستمبر ۲۰۲۰ء بروز بدھ بعد از نماز مغرب جامع مسجد آسیہ جامعہ ابوہریرہؓ ٹھنڈا میرا ایبٹ آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مولانا عبدالجلیل منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے تفصیلی خطاب کیا۔ عوامی جوش و خروش بھی اپنے عروج پر تھا۔ جس قدر بیداری اس دور میں عقیدۂ ختم نبوت کے

حوالے سے دیکھی جارہی ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے ختم نبوت کا دفاع ہمیشہ متانت اور سنجیدگی سے کیا ہے، جذباتی نعروں سے ہمیشہ گریز کیا جانا چاہئے۔ یہ پروگرام رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ علاقہ بھر کی دینی قیادت اس موقع پر جمع تھی۔

۲۳ر ستمبر ۲۰۲۰ء بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل حویلیاں کے زیر اہتمام جامع مسجد سیدنا فاروق اعظم محلّہ ہسپتال حویلیاں شہر میں بھی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا سید جواد علی شاہ نے کی۔ اس کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے داعی اور جامع مسجد سیدنا فاروق اعظم کے خطیب مولانا مفتی عبدالحفیظ نے اپنی شبانہ روز محنت سے حویلیاں اور مضافات کی ساری دینی قیادت کو جمع کر رکھا تھا۔ اس موقع پر مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز اور اپنی اولاد سے زیادہ محبوب ہے۔ مرزائیت، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے مکمل بغاوت کا دوسرا نام ہیں۔ جب تک ہم زندہ ہیں مرزائیت کو پنپنے نہیں دیا جائے گا۔

۲۴ر ستمبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات صبح نو بجے جامعہ ام سلمہ للبنات پولیس لائن ایبٹ آباد میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا طالبات سے خطاب ہوا۔

اسی روز بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس سے قبل ضلع بھر میں تین روزہ پروگرامز دراصل اسی کانفرنس کی منادی کے طور پر تھے۔

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز ظہر کی نماز کے متصل بعد قاری القرأ مولانا عبدالوحید مدنی کی تلاوت سے ہوا۔ جناب سید سلمان گیلانی نے نظم و نعت پیش کر کے سامعین کے دل موہ لئے۔ مولانا سید مبشر حسین شاہ ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے حیات عیسیٰؑ اور ختم نبوت قرآن و حدیث سے بیان کئے۔ مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم بیدار بھی ہیں اور تیار بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت خاطر جمع رکھے امت ہر فتنے سے باخبر ہے اور مرزائیت کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا کر چھوڑا جائے گا۔ اذان عصر پر پہلی نشست کا اختتام ہوا۔

دوسری نشست کی صدارت مولانا مفتی محمد اسلم امیر جمعیت علماء برطانیہ نے کی، جبکہ مولانا ارشد الحسینی بھی ان کے روبرو اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ ضلع بھر کی دینی قیادت موجود تھی۔ مرکزی جامع مسجد اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود اپنی تنگی داماں کا شکوہ کر رہی تھی، اس دوران شاہین ختم نبوت فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ منبر ومحراب میں جلوہ افروز ہوئے تو تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد اور تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے مسجد کے در و دیوار گونج اٹھے۔ اپنے مخصوص انداز میں آپ نے خطبہ مسنونہ تلاوت کیا۔ حالات حاضرہ کے زیر و بم ایسے پرونے لگے جیسے نصف صدی کا قصہ ازبر ہو۔ اس دوران مرزائیت کو ایسے کچوکے لگے کہ اہل ایمان عش عش کر اٹھے۔ حضرت مدظلہ کا خطاب اور سبحان اللہ کی صدائیں مجمع سے نہ گونجیں، یہ تو ایسے ہے جیسے بغیر نمک کے کھانا۔ پورا مجمع آپ کے ساتھ ساتھ محو پرواز رہا۔ ایمانی کیفیات اور پُرنور ماحول میں تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد، کملی والے کی ختم نبوت زندہ باد۔ دعا کے لئے ہاتھ اٹھے تو یوں احساس ہوا جیسے ایک سہانے سپنے سے آنکھ کھل گئی ہو۔ عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔

☆☆.................☆☆

شہدائے اسلام کانفرنس، سکھر

سکھر..... ۱۱ر ستمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب جعفر آباد سکھر میں فقیر عبدالحمید مہر کی نگرانی میں شہدائے اسلام وتحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا سیّد حبیب اللہ شاہ و دیگر نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت، دینِ اسلام کی بنیاد ہے اور صحابہ کرام واہلبیت رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اپنی جانیں قربان کر کے اس بنیاد کا تحفظ کیا ہے اور ہم بھی ان شاء اللہ تحفظ ناموس رسالت، تحفظ ناموس صحابہؓ واہلِ بیتؓ کے لئے اپنے اسلاف کی پیروی کریں گے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامعہ قاسم العلوم گلگشت میں خطبہ جمعہ:
جامعہ قاسم العلوم کا آغاز ۱۹۴۶ء میں شیخ العرب والعجم مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ نے کچہری روڈ پر کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ملتانی پہلے مہتمم قرار پائے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور دیوبند کے سابق مدرس حضرت مولانا عبدالخالقؒ پہلے صدر مدرس اور شیخ الحدیث قرار پائے۔

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ بھی استاذ الحدیث اور مفتی کی حیثیت سے تشریف لائے۔ ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے انہیں بزرگوں سے فیوض وبرکات حاصل کیں اور ۱۹۵۶ء میں دورۂ حدیث شریف کیا۔

جامعہ قاسم العلوم سے امام الملوک والسلاطین مولانا سیّد عبدالقادر آزادؒ خطیب بادشاہی مسجد لاہور، خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، خطیب خوش الحان حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانیؒ سمیت سینکڑوں علماء کرام نے دستار فضیلت حاصل کی اور علم وادب، خطابت وامامت کے بے تاج بادشاہ بنے۔

مولانا مفتی محمد شفیع ملتانیؒ کے بعد کئی ایک معروف شخصیات مثلاً مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا فیض احمدؒ، حضرت مولانا عبداللہ محمد قاسمؒ، حضرت مولانا غلام یٰسینؒ جیسی جبال العلم شخصیات نے جامعہ کا اہتمام وانصرام سنبھالے رکھا۔ آج کل قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کے فرزند ارجمند مولانا اسعد محمود ایم این اے اس کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا محمد اکبر دامت برکاتہم صدر المدرسین اور شیخ الحدیث ہیں۔ جبکہ موخر الذکر کے فرزندان گرامی مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا فداء الرحمٰن نے عمومی انتظامات سنبھالے ہوئے ہیں۔ راقم نے ۱۴؍ اگست کے جمعۃ المبارک کا خطبہ جامعہ کی عظیم الشان جامع مسجد میں ''آزادی بڑی نعمت ہے'' کے عنوان پر دیا اور آزادی کے نام پر ہڑبونگ، شور شرابا، عریانی وفحاشی کی مذمت کی۔

ڈیرہ غازی خان کا دوروزہ تبلیغی دورہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان اور راجن پور اضلاع کے مبلغ مولانا محمد اقبال میلسوی نے اپنے حلقہ کا دوروزہ تبلیغی دورہ رکھا۔ دورہ کا آغاز سوکڑ تحصیل تونسہ شریف سے ہوا۔

مدرسہ جمال القرآن میں جلسہ: مدرسہ جمال القرآن کے بانی مولانا جمال محمدؒ تھے، جو دارالعلوم دیوبند اور دارالمبلغین لکھنؤ کے فاضل تھے۔ مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسویؒ کے ساتھیوں میں سے تھے، ایک دوسال کا فرق تھا۔ دورۂ حدیث شریف شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ و دیگر اساتذہ دارالعلوم سے کیا۔ امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ سے دورۂ مذاہب کیا۔ فراغت کے بعد اپنے علاقہ میں جو رفض وبدعات کا مرکز تھا، توحید وسنت اور عظمت اصحاب واہلبیت رسول پر کام شروع کیا۔ علامہ تونسویؒ ان پر بہت اعتماد کرتے تھے، انہیں فقہ اور حدیث شریف پر عبور حاصل تھا۔ انہوں نے سوکڑ میں مدرسہ جمال القرآن کے نام سے ادارہ قائم کیا اور ۱۹۸۷ء تک اس کی آبیاری کرتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا عبیداللہ نے نظم سنبھالا ہوا ہے۔

۶؍ ستمبر کو ظہر سے عصر تک ختم نبوت اور عظمت اصحاب رسول پر پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا عبیداللہ خان نے کی۔ پروگرام سے مناظر اسلام حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ کے فرزند ارجمند مولانا عبداللطیف تونسوی حفظہ اللہ نے عظمت اصحاب واہلبیت رسول پر اپنے والد محترم کے انداز میں خطاب فرمایا۔ ان سے قبل راقم نے ۶، ۷؍ ستمبر کے حوالہ سے آدھ گھنٹہ سے زائد بیان کیا۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تونسہ شریف کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری تھے، جبکہ ڈویژنل مبلغ مولانا محمد اقبال سلمہ کی رفاقت رہی۔

میزبانی کے فرائض مولانا مفتی محمد سہیل فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان، بانی ومہتمم جامعۃ الحسنین سوکڑ نے سرانجام دیئے۔ مذکور باہمت نوجوان عالم دین ہیں۔ جنہوں نے سوکڑ میں جامعۃ الحسنین کے نام سے ادارہ قائم کیا ہوا ہے۔ ان کے ادارہ میں عالیہ یعنی مشکوٰۃ شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ تقریباً ساڑھے تین سو طلبا، نو اساتذۂ کرام کی نگرانی میں دینی تعلیم کے حصول میں

مصروف ہیں۔ رفض زدہ ماحول میں جرأت و بہادری کے ساتھ دین کا دیپ جلائے ہوئے ہیں۔

مدرسہ کنزالعلوم وہوا میں ختم نبوت کانفرنس: ۶ر ستمبر مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ کنزالعلوم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا انتظام مقامی امیر مولانا عبدالغفور سبحانی نے کیا، جو مدرسہ کے بانی بھی ہیں۔ پہلے مدرسہ شہر میں تھا، اب شہر سے باہر لب روڈ شروع کیا گیا ہے۔ مدرسہ کے لئے اصحاب خیر نے تقریباً تین کنال زمین لے کر وقف کی ہے۔ مولانا سبحانی نے ملاقات میں بتلایا کہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہم نے تقریباً تیس مقامات پر پروگرام کئے اور ان پروگراموں میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی۔ لوگ اس موضوع کے پیاسے ہیں، ڈویژنل مبلغ مولانا محمد اقبال کو ان علاقوں میں بھرپور محنت کی ضرورت ہے۔

کانفرنس کا آغاز ملک کے نامور قاری المقری مولانا قاری محمد ادریس آصف لیہ کی جاندار تلاوت سے ہوا۔ مقامی نعت خواں نے اپنی نعتوں سے کانفرنس کو جلا بخشی۔ راقم کا تحریک ختم نبوت اور ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کے سلسلہ میں تفصیلی بیان ہوا، جلسہ سے ڈویژنل مبلغ مولانا محمد اقبال نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ مغرب سے دس بجے رات تک جاری رہا۔ رات کا آرام و قیام مدرسہ دارالعلوم علائیہ دوا میں ہوا۔ مدرسہ کا سنگ بنیاد ۸ر ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ کو حضرت خاکوانی دامت برکاتہم نے رکھا۔ مدرسہ کی سرپرستی ہمارے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم فرما رہے ہیں اور مدرسہ کا نام آپ کے شیخ حضرت اقدس مولانا سیّد علاؤالدین شاہ صاحب نوراللہ مرقدہ کی نسبت سے علائیہ رکھا گیا ہے۔ سینکڑوں بچے زیر تعلیم ہیں۔ تعلیم کا انداز استاذ القرأ والحفاظ حضرت قاری محمد یٰسین دامت برکاتہم فیصل آباد کے دارالقرآن جیسا ہے، ہمارے حضرت خاکوانی صاحب دامت برکاتہم سال میں ایک مرتبہ آکر مدرسہ میں سلسلۂ نقشبندیہ کے مطابق ذکر و مراقبات اور اصلاحی بیان فرماتے ہیں۔ دارالقرآن فیصل آباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام فرید مدظلہ جو ہمارے حضرت خاکوانی صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز بھی ہیں اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے عزیز اس کا نظم چلا رہے ہیں۔

ختم نبوت سیمینار ڈیرہ غازی خان: جامع مسجد الفرحان پل ڈاٹ میں ختم نبوت سیمینار صبح ۹ سے ۱۲ بجے تک منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالرحمٰن غفاری نے کی۔ تلاوت قاری خلاد فاروق، نعت حافظ ابوبکر نے پڑھی۔ سیمینار سے مختلف جماعتوں اور مسالک کے علماء کرام مولانا اصغر الحسینی، مولانا محمد اسحاق گدائی شریف جانشین حضرت مولانا علی المرتضٰی نقشبندیؒ، مولانا محمد اقبال میلسوی، ڈاکٹر محمد یونس راج، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اقبال رشید، مولانا مظہر الحق، شیخ عثمان فاروق، جناب محمد اسلم چانڈیہ ایڈووکیٹ، مفتی محمد مسلم، محمد مظہر لاشاری، مولانا اسعد حبیب، مولانا محمد امجد فاروق، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا محمد اسلم، قاری فتح محمد نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ہمارے سابق مبلغ مولانا صوفی اللہ وسایاؒ کے فرزند ارجمند ملک ابوبکر گھلو نے سرانجام دیئے۔ بعد ازاں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مولانا اقبال رشید مدظلہ کی قیادت میں ختم نبوت ریلی بھی نکالی گئی۔ سیمینار اتحاد بین المسلمین کا شاندار مظہر پیش کر رہا تھا۔ پروگرام سے فارغ ہو کر محمد پور دیوان کے لئے سفر کیا۔ راستہ میں تو تک کے مقام پر مولانا اسعد حبیب مدظلہ کے ہاں چند منٹ آرام کیا۔

محمد پور دیوان میں ختم نبوت سیمینار: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمت عالم میں ظہر کی نماز کے بعد سیمینار منعقد ہوا، تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد اقبال میلسوی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ سیمینار کی صدارت خطیب مسجد رحمت عالم مولانا مفتی اللہ وسایا نے کی۔

مولانا ابوبکر مدظلہ کی عیادت: موصوف فاضل دیوبند حضرت مولانا عبدالحیؒ کے فرزند ارجمند، جامعہ ابی بکر کے مدیر، جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں میں سے ہیں۔ گزشتہ دنوں میعادی بخار نے آگھیرا دس دن تک بستر علالت پر رہے۔ جام پور میں مجلس کی بھرپور سرپرستی فرماتے ہیں، ان کی عیادت کی۔

مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری سے ملاقات: موصوف مجلس صیانۃ المسلمین کے ڈویژنل راہنما ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ اور ان کے حلقہ کے علماء کرام، مشائخ عظام کے دلدادہ و فریفتہ ہیں۔ حضرت تھانویؒ کے حلقہ کے حضرات کی سوانحی خدمات پر ان کی کئی کتابیں بھی ہیں، مجلس کے خورد وکلاں سے محبت فرماتے ہیں۔ راقم کی کافی عرصہ سے ان کے ساتھ یاد اللہ وابستہ ہے۔ ایک تبلیغی پروگرام میں شریک ہوئے اور کافی دیر ایک دوسرے کی خیر خیریت اور دینی کاموں میں مشاورت جاری رہی۔

جام پور میں ختم نبوت کانفرنس: جامع مسجد

حنفی میں مغرب سے عشاء تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا محمد اقبال نے کی۔ کانفرنس سے بریلوی مکتب فکر کے عالم دین مولانا سعید احمد نقشبندی، مولانا محمد اقبال میلسوی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں سینکڑوں حضرات نے دلجمعی کے ساتھ بیانات سنے اور مقامی خطیب نے سامعین کے اعزاز میں کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا، تمام سامعین کی بریانی کے ساتھ ضیافت کی گئی۔

ڈیرہ غازی خان کے تمام پروگراموں میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی فیصلہ کے مندرجات، پوری کی پوری قومی اسمبلی کی متفقہ آئینی ترمیم پر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے ممبران کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ نیز ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔ اسمبلی کے ممبران مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک، مولانا ظفر احمد انصاریؒ، چوہدری ظہور الٰہی شہیدؒ، سردار شیر باز مزاری، جناب عبدالولی خان، سردار مولا بخش سومرو، پروفیسر غفور احمدؒ، اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار اور دیگر ممبران کی مساعی جمیلہ پر انہیں ہدیۂ تبریک پیش کیا گیا۔ تحریک ۱۹۷۴ء کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ اور ان کے رفقاء کررہے تھے۔ تمام پروگراموں میں سامعین کا ذوق وشوق دیدنی تھا۔ اللہ پاک تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماکر مقررین اور سامعین کی مغفرت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔

ضلع خوشاب ومیانوالی کا چارروزہ تبلیغی دورہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب ومیانوالی اضلاع کے مبلغ مولانا محمد نعیم سلمہ ہمارے جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل اور راقم کے مادر علمی کے تربیت یافتہ ہیں۔ انہوں نے ۹ تا ۱۲ر ستمبر کو اپنے اضلاع کا چارروزہ تبلیغی دورہ رکھا۔ پروگرام کا آغاز ان کے دفتر کی جامع مسجد عمر خوشاب میں ظہر کے بعد علماء کرام کی تربیتی نشست سے ہوا۔ شہر خوشاب کے دو درجن سے زائد علماء کرام تشریف لائے۔ مبلغ مولانا محمد نعیم سلمہ نے اجلاس کی غرض وغایت بیان کرکے راقم کو خطاب کی دعوت دی۔ راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء کرام کی ذمہ داری کے عنوان پر بیان کیا اور علماء کرام سے درخواست کی کہ ہر مہینہ کا ایک جمعہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر پڑھائیں۔ علماء کرام نے وعدہ کیا کہ ان شاء اللہ العزیز! ہم اس موضوع پر بھرپور تیاری کرکے بیان کریں گے۔

جامع مسجد خطیباں والی پرانا خوشاب میں جلسہ: ۹ر ستمبر مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد خطیباں میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولانا قاری سعید احمد اسعد نے کی، تلاوت قاری محمد حذیفہ نے کی۔ مولانا محمد نعیم، قاری سعید احمد اسعد، محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ قاری صاحب کے والد گرامی مولانا محمد اسماعیلؒ فاضل دیوبند تھے۔ انہیں لاہور اور دوسرے علاقوں سے مساجد ومدارس میں کام کرنے کی آفرز ہوئیں، لیکن انہوں نے خوشاب کو اس کے لئے مستقر وہیڈکوارٹر بنایا کہ اس علاقہ میں قادیانیت کے جراثیم وافر مقدار میں پائے جاتے تھے تاکہ ان کے قلع وقمع کے لئے کوشش کی جائے۔ چنانچہ مولانا محمد اسماعیلؒ اور ان کے ۱۰۹ ساتھیوں نے ملتان جیل ایک سال قید کاٹی۔ مندرجہ بالا حضرات کے مسجد خطیباں میں مغرب سے عشاء تک بیانات فرمائے۔ مسجد کے خطیب مولانا محمد شریف نے جلسہ کا انتظام کیا، جس میں کثیر تعداد میں حضرات نے شرکت کی۔

جامعۃ العلوم للبنات قائد آباد: جامعہ کے بانی مولانا منیر احمد نوجوان عالم دین ہیں۔ مدرسہ کی بنیاد مولانا عبدالجبار مدظلہ مہتمم جامعۃ العلوم الشرعیہ جوہر آباد نے ۲۰۱۱ء میں رکھی۔ مدرسہ میں کثیر تعداد میں بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ بانی جامعہ کے بھائی مولانا تنویر احمد سلمہ، جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر ہیں۔ ان کی دعوت پر ۱۰ر ستمبر قبل از ظہر بنات اور شہر کی کثیر تعداد میں شریک خواتین سے خطاب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ راقم نے خواتین اور بنات کو عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داری کا احساس دلایا، بعد از نماز ظہر شہر کے نوجوان علماء کرام سے بھی گفتگو کی سعادت نصیب ہوئی۔ علماء کرام سے استدعا کی کہ وہ ہر ماہ

ختم نبوت اجلاس میں شرکت

جیکب آباد.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد کا اجلاس مقامی امیر کی نگرانی میں ہوا، جس میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر، ماہنامہ لولاک کی ترسیل میں اضافہ اور ختم نبوت کے کام کو بھرپور انداز میں کرنے کے لئے احباب سے مشورہ ہوا۔ یہ اجلاس جامعہ علی المرتضیٰ سومرا شاخ جیکب آباد میں ہوا، جس میں مولانا تاج محمد چنہ امیر قاری شاہ نواز رحمانی، حافظ مجیب الرحمٰن سولنگی، محترم شفیق الرحمٰن عثمانی، محترم ظہور احمد سومرو، حافظ تاج محمد بلوچ ودیگر حضرات نے شرکت کی۔

میں ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر بیان فرمائیں، علماء کرام نے وعدہ فرمایا۔

قائد آباد میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۰؍ستمبر عشاء کی نماز کے بعد فیصل مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا مفتی عبدالواحد خطیب مسجد فیصل نے کانفرنس کے انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کانفرنس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا، مجلس قائد آباد کے سرپرست مولانا منیر احمد ہیں جبکہ مولانا تنویر احمد امیر، ناظم اعلیٰ رانا محمد اصغر ہیں، تینوں حضرات باہمت نوجوان ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ سے کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا محمد نعیم مبلغ ضلع خوشاب ومیانوالی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں سینکڑوں سامعین نے شرکت کی۔ مقررین نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان فیصلہ کی حفاظت کے لئے جان ومال، عزت وآبرو کی قربانی کا عہد لیا۔

بن حافظ جی میں خطبہ جمعہ: آج سے تقریباً دوسوسال پہلے ایک بزرگ حافظ محمد عظیمؒ گزرے ہیں۔ جن کا مزار مرجع خواص وعوام ہے۔ اس علاقہ کا نام انہیں کے نام کی طرف منسوب ہے۔ اس علاقہ کے مولانا حافظ مہر محمدؒ جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے فاضل تھے، جسمانی طور پر نحیف وکمزور اور عزم وحوصلہ کے اعتبار سے باہمت عالم دین تھے۔ انہوں نے رفض زدہ ماحول میں تقریباً دو درجن سے زائد کتابیں لکھیں۔ زیادہ تر کتابیں رفض وخروج کے خلاف لکھیں۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے ''تاریخی دستاویز'' لکھی۔ روافض نے ''تحقیقی دستاویز'' کے نام سے الزامی طور پر کتاب لکھی۔ مولانا حافظ مہر محمدؒ نے ''ایمانی دستاویز'' تحریر فرمائی، جس کا جواب فریق مخالف آج تک نہیں دے سکا۔ نیز انہوں نے نہج البلاغہ کی بھی تلخیص فرمائی۔ مدرسہ قرآن وسنت للبنین اور جامعہ ام حبیبہ للبنات قائم کیا۔ جامع مسجد صدیق اکبران کا صدقہ جاریہ ہیں۔ ان کے فرزند مولانا عمر فاروق سلمہ کی استدعا پر حاضری دی۔

موسیٰ خیل میں ختم نبوت کانفرنس: جامع مسجد تقویٰ موسیٰ خیل میں ۱۱؍ستمبر عشاء کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد شریف، نعت حافظ کلیم اللہ نے پیش کی۔ صدارت مقامی امیر مولانا قاری محمد الیاس نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد نعیم سلمہ نے دھواں دھار تقریر کی۔ بعدازاں راقم الحروف نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چلائی جانے والی تحریکوں میں اسلامیانِ پاکستان کی خدمات کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ نوے سال کی محنت و قربانیوں کے بعد ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ یہ فیصلہ اسمبلی کا متفقہ فیصلہ تھا۔ اس کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ موسیٰ خیل مجلس کے امیر حافظ محمد الیاس، ناظم حافظ محمد رضوان، سرپرست مولانا محمد رفیق ہیں۔

جناب احمد شیر نیازی سے ملاقات: محترمہ بے نظیر صاحبہ کے دور میں جسٹس عارف اقبال بھٹی نے تمام ترولز سے ہٹ کر رتہ دوتہڑ گوجرانوالہ کے دو گستاخان رسول مسیحیوں کو رہا کرا کر انہیں اعزاز وتکریم کے ساتھ بیرون ملک بھیج دیا۔ جسٹس ریٹائرڈ عارف اقبال ایڈ ہاک جج تھے۔ انہوں نے یہ فیصلہ دیا، جسے ایک نوجوان احمد شیر نیازی نے قتل کیا۔ احمد شیر نیازی گرفتار ہوئے، انہیں غالباً عمر قید کی سزا ہوئی۔ بہادر اور جری انسان ہیں ان کی رہائش موسیٰ خیل کی تحصیل میں واقع ہے۔ ۱۲؍ستمبر کو ان کے ایک عزیز خدا بخش نیازی کی معرفت ملاقات ہوئی۔ بہت ہی خوبصورت چہرہ والے انسان ہیں۔ معاشی مسائل میں گھرے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے ان کے مسائل کو آسان فرمائیں۔ آمین۔

موچھ میں ختم نبوت سیمینار: موچھ میانوالی کا معروف قصبہ ہے۔ موچھ کی جامع مسجد بلال میں ۱۲؍ستمبر ظہر کی نماز کے بعد ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ صدارت مولانا عبدالرزاق نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مجلس میانوالی کے راہنما مولانا محمد نعیم تھے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد نعیم، بعدازاں راقم کے بیانات ہوئے۔ تلاوت ونعت مولانا محمد طارق نے پیش کی۔ موچھ شہر میں یہ ختم نبوت کا پہلا پروگرام تھا، جس میں مقامی علماء کرام نے بھرپور نے پیش کی۔ موچھ شہر میں یہ ختم نبوت کا پہلا پروگرام تھا۔ جس میں مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ سے متعلق بیانات ہوئے۔

ڈیرہ، راجن پور روڈ

ختم نبوت چوک کا افتتاح

ڈیرہ راجن پور روڈ پر جام پور سے دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ۷؍ستمبر ۲۰۲۰ء کو ''ختم نبوت چوک'' کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب سے پہلے جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں مقامی علماء کرام نے خطاب کیا۔ ختم نبوت چوک کا افتتاح مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعا سے ہوا۔

مولانا ڈاکٹر عادل خان پر حملہ ملکی امن وسلامتی پر حملہ ہے: دینی وسیاسی رہنما

قاتلانہ حملے نے صوبائی اور مرکزی حکومت کی نااہلی اور جانبداری پر مہر تصدیق ثبت کردی، ثابت ہوگیا ملک دشمن عناصر ریاست کی پہنچ سے دور ہیں

قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے: مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا محمد حنیف جالندھری ودیگر

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ملک بھر کے دینی وسیاسی راہنماؤں اور علماء کرام نے مولانا ڈاکٹر عادل خان پر حملے کو پاکستان کے امن و سلامتی پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا ڈاکٹر عادل خان کی شہادت عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے مولانا عادل خان کی شہادت پر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا عادل خان بڑے عالم دین تھے، آج ہم محبّ وطن پاکستانی، خوش اخلاق اور ملنسار دوست سے محروم ہوگئے، آج نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام ایک بلند پایہ علمی شخصیت سے محروم ہوگیا ہے، ڈاکٹر عادل خان کی دینی خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا اور یاد رکھا جائے گا، ڈاکٹر عادل کے قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے.... وفاق المدارس العربیہ کے راہنماؤں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا انوار الحق اور مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ ڈاکٹر عادل خان پر ہونے والے حملے نے صوبائی اور مرکزی حکومت کی نااہلی اور جانبداری پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک دشمن عناصر قانون نافذ کرنے والے اور قومی سلامتی کے اداروں کی پہنچ سے دور ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر عادل خان کی شہادت المناک قومی سانحہ ہے، ظالموں نے ہمیں ایسی شخصیت سے محروم کردیا جس سے روشن امیدیں وابستہ تھیں۔ انہوں نے ایک طرف ناموس صحابہ کرامؓ کے لئے باغیرت قائد کا فریضہ انجام دیا، دوسری طرف وہ بااصول قومی وحدت کے لئے کوشاں تھے، اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے، یہ مجرمانہ قتل دراصل ملک میں بدامنی اور خانہ جنگی کی آگ بھڑکانے کی سازش ہے، ہم سب کا فرض ہے کہ صبر وتحمل اور دانشمندی کے ساتھ انتظام اور انتقام کی اس سازش کو ناکام بنائیں اور حکومت کا فرض ہے کہ قاتلوں کو فوراً گرفتار کرکے اس قسم کی ممکنہ آگ بجھائیں۔ وفاق المدارس العربیہ سندھ کے میڈیا کوآرڈینیٹر مولانا طلحہ رحمانی، جمعیت علماء اسلام کے راہنما قاری محمد عثمان، مولانا عبدالکریم عابد، جامعہ بنوریہ عالمیہ کے مہتمم مولانا نعمان نعیم، جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی کے مہتمم مولانا ادریس ربانی نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر عادل خان کی شہادت حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہے۔ کراچی میں علماء کرام کی شہادت کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ جاری ہے، لیکن اس کے باوجود حکومت اور انتظامیہ کا کوئی کردار نظر نہیں آرہا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عادل خان کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سیکریٹری جنرل علامہ راشد محمود سومرو نے مہتمم جامعہ فاروقیہ مولانا ڈاکٹر عادل خان کی شہادت کو لسانی، قومی مسلکی بنیادوں پر لگائی جانے والی آگ کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ علماء کرام پر سرِ راہ فائرنگ اور عالم دین کی شہادت حکومتی رٹ نہ ہونے کی دلیل ہے، حکومت علماء کرام کا تحفظ یقینی بنائے اور قاتل دہشت گردوں کو گرفتار کرے۔ ڈاکٹر عادل خان کی شہادت پر سیکریٹری جنرل جماعت اسلامی امیر العظیم اور لیاقت بلوچ نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے سربراہ مفتی مزمل حسین کاپڑیا، مفتی خالد محمود اور قاری فیض اللہ چترالی نے بھی واقعے پر شدید دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۱/اکتوبر ۲۰۲۰ء)

REGD. SS. 160

تحریکِ ختمِ نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب وتحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔

061-4783486
0303-7396203

نوٹ: ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے